الوسائل الی المسائل

تحائفِ امام تقیؑ

(ماخوذ از مفاتیح الجنان)

ترجمہ میں استفادہ: علامہ السید ذیشان حیدر صاحب قبلہ

علامہ حافظ السید ریاض صاحب قبلہ

تقطیع وتدوین:

سید گل محمد نقوی

نظر ثانی واصلاح:

مولانا سید نصیر موسوی

بسمہٖ تعالیٰ

امام محمد تقیؑ کے عطا کردہ لازوال رسالہ

کا ہدیہ

جو

زندگی کے نشیب وفراز میں رہنمائی،

اللہ سے تمسک کے انداز،

اور دنیا وآخرت میں کامیابی کا راہنما ہے

روایت:

(از باقیات الصالحات۔حواشی مفاتیح الجنان)

امام محمد تقیؑ کے خادم محمد بن حارث نوفلی نے روایت کی ہے

کہ جب خلیفہ مامون نے اپنی بیٹی کا عقد امام محمد تقیؑ سے کر دیا

تو حضرتؑ نے اُس کو لکھا کہ

''ہر عورت کے لیے اُس کے شوہر کی طرف سے حقِ مہر ہوتا ہے

اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا مال آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیا ہے،

جیسے تمہارا مال دنیا ہی میں تمہیں دے دیا ہے،

پس میں نے تمہاری بیٹی کا حقِ مہر ''**الوسائل الی المسائل**'' مقرر کیا ہے۔

اور یہ وہ مناجات ہے جو میرے پدر بزرگوار نے مجھے عطا فرمائی ہے،

انہیں اُن کے والد ماجد حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے،

انہیں اُن کے والد محترم امام جعفر صادقؑ نے،

انہیں اُن کے والد مکرم امام محمد باقرؑ نے،

انہیں اُن کے والد مقدس امام زین العابدینؑ نے،

انہیں اُن کے والد محترم امام حسینؑ نے،

انہیں اُن کے بھائی امام حسنؑ نے،

انہیں اُن کے والد بزرگوار امام علی ابن ابی طالبؑ نے،

انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے،

اُنہیں جبرائیل امین نے یہ پہنچائی ہے۔

پس اُنہوں نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالی آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ

یہ مناجات **دنیا اور آخرت کے خزانوں کی کنجیاں** ہیں

لہٰذا اِنہیں اپنے **مقاصد کے حصول کا ذریعہ** بنایئے

تاکہ آپؑ اپنی مرادوں کو پہنچیں

اور آپؑ کے **تمام مقاصد پورے ہوں۔**

اِن کو دنیاوی حاجات کے لیے بہت کم استعمال کیجئے،

تاکہ آخرت میں آپؑ کا حصہ کم نہ ہونے پائے،

اور یہ وہ دس وسیلے اور مناجات ہیں

کہ جن کے ذریعے رغبتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں،

انہی کے ذریعے حاجتیں طلب کی جاتی ہیں،

اور وہ پوری ہوتی ہیں۔''

حقِ مہر اور تحائفِ امام تقیؑ
''الوسائل الی المسائل''

مناجات۔

یعنی رب کریم سے مطلب برآوری کا اسلوب

پہلا تحفہ	طلب خیر کی مناجات	صفحہ نمبر	۱
دوسرا تحفہ	گناہوں سے معافی کی مناجات	صفحہ نمبر	۷
تیسرا تحفہ	سفر کی مناجات	صفحہ نمبر	۱۳
چوتھا تحفہ	طلب رزق کی مناجات	صفحہ نمبر	۱۹
پانچواں تحفہ	طلب پناہ کی مناجات	صفحہ نمبر	۲۷
چھٹا تحفہ	طلب توبہ کی مناجات	صفحہ نمبر	۳۳
ساتواں تحفہ	طلبِ حج کی مناجات	صفحہ نمبر	۳۹
آٹھواں تحفہ	ظلم سے نجات کی مناجات	صفحہ نمبر	۴۵
نواں تحفہ	شکر خدا کرنے کی مناجات	صفحہ نمبر	۵۳
دسواں تحفہ	طلب حاجات کی مناجات	صفحہ نمبر	۵۹
امام محمد تقی الجوادؑ۔ایک تعارف		صفحہ نمبر	۶۳

کچھ گذارشات

الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام وعلی رسوله الکریم
واله الطیبین الطاهرین،

اما بعد

انما الحیاۃ عقیدۃ وجهاد

انسان کی خلقت خداوند عزوجل کا فیضِ عظیم ہے۔اُس نے ہمیں اپنے نظام میں اشرفِ کمال سے نوازا اور ہماری صفات کو اپنی صفات سے مزین فرمایا۔پھر کارہائے ہستی میں اِس کے تکامل کے لئے عقیدہ (نظریہ کی پختگی) وجہاد (مسلسل عمل) کو کامیابی کا میزان قرار دیا۔یوں محضر آزمائش میں عقل وشعور سے نوازنے کے ساتھ ساتھ راہ کے چناؤ میں آزادی عطا فرمائی۔انا **ہدیناہُ السبیل اما شاکراً واما کفوراً۔**

زندگی کے اِس سفر میں تکمیل کے مختلف مراحل رکھے۔اولاً عالمِ ذر میں اپنی ربوبیت سے آشنا فرما کر اُس کا اقرار لیا...کیا میں تمہارا رب نہیں؟...اور سب نے کہا....**بلٰی** (ہاں)۔پھر تخلیق کے طویل سفر پر گامزن فرمایا، جہاں روح اور مادے کو مختلف مراحل سے گذارا اور یوں ارحام واصلاب کی منازل طے کرتے ہوئے اِس دنیائے آب وگل میں لا پہنچایا، جہاں ایک

جانب محضر امتحان سجایا تو دوسری جانب رشد وھدایت کے لئے قرآن وہادیانِ برحق عطا فرمائے۔
اب زندگی (روح وجسم) جن جن دشواریوں اور پیچیدگیوں سے نبرد آزما ہوئی، وہیں کتاب وسنت یعنی صامت وناطق راہنما عقدہ کشائی کے لئے باہم موجود پہنچائے۔

کتابِ ہذا امام تقیؑ کی مناجات ''وسائل الی المسائل'' پر مشتمل ہے، جس میں زندگی کی دس اہم وسنگین معاملات (طلب خیر، گناہوں سے معافی، سفر، طلبِ رزق، طلبِ پناہ، طلب توبہ، طلب حج، ظلم سے نجات، شکر خدا اور حاجت طلبی) میں راہنمائی واعانت فرمائی ہے۔

- کون ہے جو زندگی کے معاملات میں ''**طلبِ خیر**'' نہ چاہے؟ اپنی مشکلات میں مدد، مادی ومعنوی امور میں استعانت، بے راہ روی سے نجات اور کامیابی کا طالب نہ ہو....!
- کون ہے جس کی زندگی لغزشوں سے مبرا، انحرافات سے بے خطر ہو اور پھر وہ اپنی غلطیوں سے نجات، راہِ راست کا طالب اور عفو ودرگذر کے لئے رب کی اعانت کا محتاج نہ ہو....! اور ''**گناہوں سے معافی**'' اُس کا مطلوب نہ ہو....!
- کون ہے جسے امورِ زندگی کی تکمیل کے لئے سفر درپیش نہ ہو۔ہم صبح وشام اپنے مطلوب کے لئے سرگرداں، کاروباری، خاندانی اور معاشرتی معاملات اور رزق کے حصول کے لئے محوِ سفر رہتے ہیں۔سفر میں آسانی، حفاظت، وسائل و ذرائع کی فراہمی، معصیت سے اجتناب اور ''سفر وسیلۂ ظفر'' کس کا مطلوب نہیں....!
- کون ہے جو رزق کے چشموں سے فیض یاب ہوئے بغیر اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی گذار سکے۔ضرورتیں زندگی کا حصہ، مستحکم بنیادیں ہماری غرض، بے

نیازی مطلوب اور فقر سے نجات ہمارا مقصود ہے۔ یوں ''**طلبِ رزق**'' کس کی ضرورت نہیں.....!

- کون ہے جو بلاؤں کی یورش، تکالیف کی ہولناکیوں، نعمتوں کے زوال اور اقدامات میں لغزشوں سے ''**پناہ کا طالب**'' نہ ہو.....!
- کون ہے جو گناہوں سے درگذر، اعلانیہ کوتاہیوں اور پوشیدہ لغزشوں سے مغفرت نہ چاہے، اور ''**بابِ توبہ**'' کے ذریعہ اپنی معصیت کی پردہ پوشی کا طالب نہ ہو....!
- کون ہے جو صاحبِ استطاعت ہونے کا طالب نہ ہو، جہاں انسان اس فیض کے پانے پر فریضہ حج کے قابل بن جاتا ہے۔ یوں وہ خانہ خدا کی زیارت وطواف وسعی، عہد الست کی تجدید، وقوف، حکم خدا کے مطابق قربانی اور شیاطین کی رمی کرنے کا اہل قرار پاتا ہے۔ پس ''**طلب حج**'' کس کا مطلوب نہ ہوگا....!
- کون ہے جو معاشرے کے غیر عادلانہ نظام کا شکار نہ ہو اور اس کی ستم ظریفیوں سے نجات اور ''**ظلم سے رہائی**'' کا طالب نہ ہو.....!
- کون ہے جو زندگی کی ہر جہت میں تو بہرہ مند ہو، خواہ وہ آزاد ہو یا مملوک، امیر ہو یا غریب، اور وہ شکرِ منعم نہ کرے۔ یوں کون ہے جو ''**شکرِ خدا**'' کے نورانی انداز کا طالب نہ ہوگا..!
- اور پھر اِس کارِہستی میں ہر اُٹھتا قدم احتیاج کے سلسلے کو جنم دیتا ہے۔ کبھی قوت وتوانائی کا ضعف، تو کبھی نفسانی خواہشات کی یلغار سدراہ بنتی ہے۔ لہذا نفس کا آمن، اسباب کی بازیابی، نجات کی تلاش اور حاجات میں کشائش انسانی

ضرورت ہے۔ یوں ''**حاجت طلبی**'' کے الٰہی سوتوں سے کون بے نیاز رہ سکتا ہے....!

امام تقیؑ نے انسان کی اِن دقیق دشواریوں کو حل کرنے اور اُسے کامل توحید کے حصار میں رہتے ہوئے فیضان الٰہی سے ہمکنار کرنے اور کامیاب زندگی گذارنے کا اسلوب تعلیم فرمایا ہے۔

خداوندِ متعال ہمیں اپنی معصوم ہستیوں کی تعلیم کردہ اِن لازوال سوتوں سے بہرمند ہونے کی توفیق عنایت فرمائے اور ہم ایسے بن جائیں جیسا وہ چاہتا ہے۔ آمین۔

دعا گو

سید گل محمد نقوی
۹ ربیع الاول ۱۴۳۴ء/۲۲ جنوری ۲۰۱۳ھ
راولپنڈی
0333-5761675

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الهدیة الاولیٰ مناجات الاستخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّ خِیَرَتَكَ فِیْمَا اسْتَخَرْتُكَ فِیْهِ

تُنِیْلُ الرَّغَآئِبَ

وَ تُجْزِلُ الْمَوَاهِبَ

وَ تُغْنِمُ الْمَطَالِبَ

وَ تُطَیِّبُ الْمَكَاسِبَ

وَ تَهْدِیْ اِلٰٓی اَجْمَلِ الْمَذَاهِبِ

وَ تَسُوْقُ اِلٰٓی اَحْمَدِ الْعَوَاقِبِ

وَ تَقِیْ مَخُوْفَ النَّوَآئِبِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ

فِیْمَا عَزَمَ رَاْیِیْ عَلَیْهِ

وَ قَادَنِیْ عَقْلِیْ اِلَیْهِ

وَ سَهِّلْ اَللّٰھُمَّ فِیْهِ مَا تَوَعَّرَ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

پہلا تحفہ طلب خیر کی مناجات

اے اللہ! تیری پسند وہ ہے جس کام کے لیے میں نے تجھ سے خیر طلب کی

تو آرزوؤں تک پہنچاتا ہے

بڑھ چڑھ کر عطائیں کرتا ہے

مطالب میں فائدہ دیتا ہے

ذریعہ ہائے معاش کو پاک کر دیتا ہے

بہترین راستے پر چلاتا ہے

بہترین انجام تک لے جاتا ہے

اور خوفناک مصیبتوں سے بچاتا ہے

اے اللہ! تجھ سے طالب خیر ہوں

اس کام کے لیے جس کا میں نے ارادہ کیا

اور میری عقل نے میری اُس تک راہنمائی کی

اور اے اللہ! اُس میں جو مشکل ہے اُسے آسان کر دے

وَ يَسِّرْ مِنْهُ   مَا تَعَسَّرَ

وَاكْفِنِیْ فِیْهِ   الْمُهِمَّ

وَادْفَعْ بِهٖ عَنِّیْ   كُلَّ مُلِمٍّ

وَّاجْعَلْ یَا رَبِّ عَوَاقِبَهٗ   غُنُمًا

وَّ مَخُوْفَهٗ   سِلْمًا

وَّ بُعْدَهٗ   قُرْبًا

وَّ جَدْبَهٗ   خِصْبًا

وَّ اَرْسِلْ اَللّٰهُمَّ   اِجَابَتِیْ

وَ اَنْجِحْ   طَلِبَتِیْ

وَاقْضِ   حَاجَتِیْ

وَاقْطَعْ عَنِّیْ   عَوَآئِقَهَا

وَامْنَعْ عَنِّیْ   بَوَآئِقَهَا

وَ اَعْطِنِیْ اَللّٰهُمَّ لِوَآءَ الظَّفَرِ

وَالْخِیَرَةَ   فِیْمَا اسْتَخَرْتُكَ

وَ وُفُوْرَ الْمُغْنِمَ   فِیْمَا دَعَوْتُكَ

وَ عَوَآئِدَ الْاِفْضَالِ   فِیْمَا رَجَوْتُكَ

اور جو دشوار ہے   اُسے ہموار کر دے

اُس سخت کام میں   میری مدد فرما

اُس کام کے ذریعہ   مجھے ہر بُرے انجام سے محفوظ رکھ

اور اے پروردگار   اُس کے نتائج   بہتر بنا دے

اُس کے خطرے میں   سلامتی دے

اُس کے بُعد (دوری) کو   نزدیک کر دے

اور اُس کی تنگی کو   آسانی میں بدل دے

اے اللہ!   میری دعا قبول   فرما

میری خواہش   پوری کر

میری حاجت   برلا

اُس کام کی تکلیفیں مجھ سے   دور کر

اس کی برائیوں کو مجھ سے   دور فرما

اور اے اللہ! مجھے عطا فرما   کامیابی کا پرچم

وہ بھلائی دے   جو تجھ سے چاہی ہے

جو طلب کیا ہے   اُس میں زیادہ فائدہ دے

وہ فائدے عطا کر   جن کی تجھ سے آرزو کی ہے

وَاقْرِنْهُ اَللّٰھُمَّ بِالنَّجَاحِ

وَ خُصَّهُ بِالصَّلَاحِ

وَاَرِنِیْ اَسْبَابَ الْخِیَرَةِ فِیْهِ وَاضِحَةً

وَ اَعْلَامَ غُنْمِهَا لَآئِحَةً

وَّاشْدُدْ خِنَاقَ تَعْسِیْرِهَا

وَانْعَشْ صَرِیْعَ تَیْسِیْرِهَا

وَ بَیِّنْ اَللّٰھُمَّ مُلْتَبَسَهَا

وَ اَطْلِقْ مُحْتَبَسَهَا

وَ مَکِّنْ اُسَّهَا

حَتّٰی تَکُوْنَ خِیَرَةً

مُّقْبِلَةً بِالْغُنْمِ

مُزِیْلَةً لِّلْغُرْمِ

عَاجِلَةً لِّلنَّفْعِ

بَاقِیَةَ الصُّنْعِ

اِنَّكَ مَلِیٌّ بِالْمَزِیْدِ

مُبْتَدِئٌ بِالْجُوْدِ

اور اے اللہ! اس مقصد میں کامیابی سے ہمکنار فرما

اِس میں بہتری پیدا کر

اِس میں مجھے خوشی کے اسباب نمایاں کر کے دکھا

کہ ان میں بہرہ مندی کے نشان ہویدا ہوں

اُن میں دشواری کا راستہ بند کر دے

اُس کو آسانی کے قریب کر دے

اور اے اللہ! اُس میں مدہم چیز کو روشن کر دے

اس میں سے بندھے ہوئے کو کھول دے

اس کی بنیاد مضبوط بنا

تا کہ مجھے وہ خیر حاصل ہو

جس میں فوائد ہوں

نقصان کو ہٹا

جلد نفع عطا فرما

عمل میں پاکیزگی دے

کیونکہ تو زیادہ دینے والا

عطا میں پہل کرنے والا ہے۔

الهدية الثانيه   مناجات الاِسْتِقاله

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الرَّجَآءَ لِسَعَةِ رَحْمَتِكَ اَنْطَقَنِىْ بِاسْتِقَالَتِكَ

وَالْاَمَلَ لِاَنَاتِكَ وَ رِفْقِكَ

شَجَّعَنِىْ عَلٰى طَلَبِ اَمَانِكَ

وَ عَفْوِكَ

وَ لِىْ يَا رَبِّ ذُنُوْبٌ قَدْ وَاجَهَتْهَآ اَوْجُهُ الْاِنْتِقَامِ

وَ خَطَايَا قَدْ لَاحَظَتْهَا اَعْيُنُ الْاِصْطِلَامِ

وَاسْتَوْجَبْتُ بِهَا عَلٰى عَدْلِكَ اَلِيْمَ الْعَذَابِ

وَاسْتَحْقَقْتُ بِاجْتِرَاحِهَا مُبِيْرَ الْعِقَابِ

وَ خِفْتُ تَعْوِيْقَهَا لِاِجَابَتِىْ

وَ رَدَّهَا اِيَّاىَ عَنْ قَضَآءِ حَآجَتِىْ

بِاِبْطَالِهَا لِطَلِبَتِىْ

وَ قَطْعِهَا لِاَسْبَابِ رَغْبَتِىْ

مِنْ اَجَلِ مَا قَدْ اَنْقَضَ ظَهْرِىْ مِنْ ثِقْلِهَا

دوسرا تحفہ   گناہوں سے معافی کی مناجات

اے اللہ! تیری رحمت کی وسعت کی اُمید نے مجھے زبان دی تجھ سے گناہوں کی معافی مانگنے کی

تیری طرف سے مہلت اور نرمی کی امید نے

مجھے جرات دی تجھ سے امان طلب کرنے

اور معافی مانگنے کا

اے پروردگار! میرے گناہ ایسے ہیں جو سبب بنے ہیں انتقام کا

میری ایسی خطائیں ہیں جو تیار ہیں اُچک لینے پر

جن کے باعث میں تیرے عدل کے پیش نظر سخت عذاب کے قابل ہوں

اور تیری طرف سے سخت سزا کا مستحق بن چکا ہوں

مجھے ڈر ہے کہ یہ قبولیت دعا میں دیر کرائیں گی

اور حاجتیں برآنے میں رکاوٹ بنیں گی

(چونکہ) میرے گناہ سبب بنتے ہیں میری خواہشوں کو بے فائدہ بنانے کا

اور (میرے گناہ) میرے شوق کو کم کرنے کا

کیونکہ گناہوں اور خطاؤں کے بوجھ سے میری کمر جھکی ہوئی ہے

وَ بَهَظَنِیْ مِنَ الْاِسْتِقْلَالِ بِحَمْلِهَا
ثُمَّ تَرَاجَعْتُ رَبِّ
اِلٰی حِلْمِكَ عَنِ الْخَاطِئِیْنَ
وَ عَفْوِكَ عَنِ الْمُذْنِبِیْنَ
وَ رَحْمَتِكَ لِلْعَاصِیْنَ
فَاَقْبَلْتُ بِثِقَتِیْ مُتَوَكِّلًا عَلَیْكَ
طَارِحًا نَّفْسِیْ بَیْنَ یَدَیْكَ
شَاكِیًا بَثِّیْ اِلَیْكَ
سَآئِلًا مَّا لَآ اَسْتَوْجِبُهٗ مِنْ تَفْرِیْجِ الْهَمِّ
وَلَا اَسْتَحِقُّهٗ مِنْ تَنْفِیْسِ الْغَمِّ
مُسْتَقِیْلًا لَّكَ اِیَّایَ
وَاثِقًا مَّوْلَایَ بِكَ
اَللّٰهُمَّ فَامْنُنْ عَلَیَّ بِالْفَرَجِ
وَ تَطَوَّلْ بِسُهُوْلَةِ الْمَخْرَجِ
وَادْلُلْنِیْ بِرَاْفَتِكَ عَلٰی سَمْتِ الْمَنْهَجِ
وَ اَزْلِقْنِیْ بِقُدْرَتِكَ عَنِ الطَّرِیْقِ الْاَعْوَجِ

اور میں مجبوری سے ان کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں
لیکن اے پروردگار جب میں نے دیکھی
تیری نرمی خطا کاروں پر
تیری معافی و درگزر گنہگاروں سے
اور تیری رحمت نافرمانوں پر،
تو میں تیری طرف بڑھا تجھ پر اعتماد کے ساتھ
اور خود کو تیرے آستانے پر ڈال دیا
تجھ سے اپنا دردِ دل کہتے ہوئے
ایسی چیز کا سوال کیا جس کا اہل نہیں ہوں یعنی اندیشے مٹائے جانے کا
اور وہ جس کا حقدار نہیں ہوں یعنی غم دور کئے جانے کا
تجھ سے درگزر کا طالب ہوں
میرے مولا مجھے تجھی پر بھروسا ہے
اے اللہ!! پس مجھ پر احسان فرما کر کشائش دے
مشکلوں سے آسانی کے ساتھ نکال
اپنی مہربانی سے میری رہنمائی کر سیدھی راہ کی طرف
اور اپنی قدرت سے مجھے گمراہی کے راستے سے ہٹالے

وَ خَلِّصۡنِیۡ مِنۡ سِجۡنِ الۡكَرۡبِ بِاِقَالَتِكَ

وَ اَطۡلِقۡ اَسۡرِیۡ بِرَحۡمَتِكَ

وَ طُلۡ عَلَیَّ بِرِضۡوَانِكَ

وَ جُدۡ عَلَیَّ بِاِحۡسَانِكَ

وَ اَقِلۡنِیۡ عَثۡرَتِیۡ

وَ فَرِّجۡ كُرۡبَتِیۡ

وَ ارۡحَمۡ عِبۡرَتِیۡ

وَلَا تَحۡجُبۡ دَعۡوَتِیۡ

وَاشۡدُدۡ بِالۡاِقَالَةِ اَزۡرِیۡ

وَ قَوِّ بِهَا ظَهۡرِیۡ

وَ اَصۡلِحۡ بِهَآ اَمۡرِیۡ

وَ اَطِلۡ بِهَا عُمۡرِیۡ

وَارۡحَمۡنِیۡ يَوۡمَ حَشۡرِیۡ

وَ وَقۡتَ نَشۡرِیۡ

اِنَّكَ جَوَّادٌ كَرِيۡمٌ

غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ

اپنی درگزر سے کام لے کر مجھے دکھوں کی قید سے چھڑا دے

اپنی رحمت سے میری اسیری ختم کر دے

اپنی خوشنودی عطا فرما

مجھ پر اپنا احسان وکرم کر

میرے گناہ بخش دے

مصیبت دور کر دے

میری آہ وزاری پر رحم کر

میری دعا کو نظر انداز نہ کر

مجھے معافی دے کر قوی بنا

اس سے میری کمر مضبوط فرما

اس سے میرے کام سنوار دے

اس سے میری عمر میں طول دے

اور رحم فرما حشر کے روز

اور قبر سے اٹھنے کے وقت

بے شک تو سخی، عطا کرنے والا

بخشنے والا، مہربان ہے۔

الهدية الثالثة   مناجات السفر

اَللّٰهُمَّ   اِنِّیْ اُرِيْدُ سَفَرًا   فَخِرْ لِیْ فِيْهِ
وَ اَوْضِحْ لِیْ فِيْهِ سَبِيْلَ الرَّأْیِ
وَ فَهِّمْنِيْهِ
وَافْتَحْ لِیْ   عَزْمِیْ بِالْاِسْتِقَامَةِ
وَاشْمُلْنِیْ فِیْ سَفَرِیْ بِالسَّلَامَةِ
وَ اَفِدْنِیْ جَزِيْلَ   الْحَظِّ وَالْكَرَامَةِ
وَاكْلَأْنِیْ بِحُسْنِ   الْحِفْظِ وَالْحِرَاسَةِ
وَ جَنِّبْنِیْ اَللّٰهُمَّ   وَاعْثَآءَ الْاَسْفَارِ
وَ سَهِّلْ لِّیْ   حُزُوْنَةَ الْاَوْعَارِ
وَاطْوِ لِیْ   بِسَاطَ الْمَرَاحِلِ
وَ قَرِّبْ مِنِّیْ   بُعْدَ نَأْیِ الْمَنَاهِلِ
وَ بَاعِدْ فِی الْمَسِيْرِ بَيْنَ خُطَی الرَّوَاحِلِ
حَتّٰی تُقَرِّبَ   نِيَاطَ الْبَعِيْدِ

تیسرا تحفہ   سفر کی مناجات

اے اللہ! میں نے سفر کا ارادہ کیا ہے   اس میں بہتری پیدا کر
اِس میں میرے لیے   پختہ ارادے کی راہ کھول دے
اور اُس راہ کو مجھے سمجھا (سُجھا) دے
اِس میں میرے لیے کھول   ثابت قدمی کا راستہ
مجھے اس سفر میں سلامتی سے   بہرہ مند فرما
مجھے بہت زیادہ   آمدنی اور عزت عطا فرما
مجھے اپنی بہترین   حفاظت و نگرانی میں قرار دے
اے اللہ! مجھے محفوظ فرما   سفر کی تھکاوٹوں سے
میرے لیے آسان کر دے   بیابانوں کی سختیاں
میرے لیے لپیٹ دے   دور کی منزلوں کو
میرے لیے قریب کر دے   پانی کے دور کی گھاٹ
قدموں کو دراز فرماتا   دورانِ سفر بارکشوں (سامان اُٹھانے والوں) کے
یہاں تک کہ قریب ہو جائیں   دور کے فاصلے

وَ تَسَهَّلَ　　وَعُرُوَ الشَّدِيْدِ

وَ لَقِّنِيْ اَللّٰهُمَّ فِيْ سَفَرِيْ نُجْحَ طَائِرِ الْوَافِيَةِ

وُ هَبْنِيْ فِيْهِ　　غُنْمَ الْعَافِيَةِ

وَ خَفِيْرَ　　الْاِسْتِقْلَالِ

وَ دَلِيْلَ　　مُجَاوَزَةِ الْاَهْوَالِ

وَ بَاعِثَ　　وُفُوْرِ الْكِفَايَةِ

وَ سَانِحَ　　خَفِيْرِ الْوِلَايَةِ

وَاجْعَلْهُ اَللّٰهُمَّ سَبَبَ　　عَظِيْمِ السِّلْمِ

حَاصِلَ الْغُنْمِ

وَاجْعَلِ اللَّيْلَ　عَلَيَّ سِتْرًا مِّنَ الْاٰفَاتِ

وَالنَّهَارَ　　مَانِعًا مِّنَ الْهَلَكَاتِ

وَاقْطَعْ عَنِّيْ　　قِطَعَ لَصُوْصِهٖ بِقُدْرَتِكَ

وَاحْرُسْنِيْ　　مِنْ وُحُوْشِهٖ

حَتّٰى تَكُوْنَ السَّلَامَةُ　　فِيْهِ مُصَاحَبَتِيْ

وَالْعَافِيَةُ　　فِيْهِ مُقَارِنَتِيْ

وَالْيُمْنُ　　سَآئِقِيْ

اور آسان ہو جائیں　　بیابانوں کی سختیاں

اور میرے ہمراہ کر دے اے اللہ! اس سفر میں　بابرکت پرندے کو

عطا کر اس (سفر) میں سلامتی سے

نگہبان بنا　　ثابت قدمی کو

اور راستے کے خطروں　کے لیے راہنما

بہت زیادہ کفایت　کا ذریعہ

اور سرپرستی کرنے والا　پاسدار

قرار دے اے اللہ! میرے سفر کو　سلامتی والا

اور منافع بخش

رات کو میرے لیے　آفتوں سے بچاؤ کی اوٹ

اور دن کو خطرات میں　رکاوٹ کا ذریعہ بنا دے

رہزنوں کی ٹولیوں کو　مجھ سے ہٹائے رکھ اپنی قدرت سے

اپنی طاقت سے مجھے　درندوں سے بچائے رکھ

یہاں تک کہ اس میں سلامتی میری ہم دم

اور حفاظت　میرے ساتھ ساتھ رہے

اور برکت　میرے پیچھے رہے

وَالْيُسْرُ مُعَانِقِىْ

وَالْعُسْرُ مُفَارِقِىْ

وَالْفَوْزُ مُوَافِقِىْ

وَالْاَمْنُ مُرَافِقِىْ

اِنَّكَ ذُو الطَّوْلِ وَالْمَنِّ

وَالْقُوَّةِ وَالْحَوْلِ

وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

وَّ بِعِبَادِكَ بَصِيْرٌ

خَبِيْرٌ

اور آسانی میرے ہمراہ رہے

تنگی مجھ سے دور رہے

کامیابی میرے ساتھ رہے

اور امن میرا ساتھی ہو

بے شک تو بخشش واحسان کا مالک

اور قوت وطاقت والا ہے

تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

اور اپنے بندوں کو دیکھتا

جانتا ہے۔

الهدیه الرابعة   مناجات طلب الرزق

اَللّٰهُمَّ اَرْسِلْ عَلَیَّ سِجَالَ رِزْقِكَ مِدْرَارًا

وَّ اَمْطِرْ عَلَیَّ سَحَآئِبَ اَفْضَالِكَ غِزَارًا

وَّ اَدِمْ غَیْثَ نَیْلِكَ اِلَیَّ سِجَالًا

وَّ اَسْبِ مَزِیْدَ نِعَمِكَ عَلٰی خَلَّتِیْ اِسْبَالًا

وَّ اَفْقِرْنِیْ بِجُوْدِكَ اِلَیْكَ

وَ اَغْنِنِیْ عَمَّنْ یَّطْلُبُ مَا لَدَیْكَ

وَدَاوِ دَآءَ فَقْرِیْ بِدَوَآءِ فَضْلِكَ

وَانْعَشْ صَرْعَةَ عَیْلَتِیْ بِطَوْلِكَ

وَ تَصَدَّقْ عَلٰی اِقْلَالِیْ بِكَثْرَةِ عَطَآئِكَ

وَ عَلٰی اخْتِلَالِیْ بِكَرِیْمِ حِبَآئِكَ

وَسَهِّلْ رَبِّ سَبِیْلَ الرِّزْقِ اِلَیَّ

وَ ثَبِّتْ قَوَاعِدَهٗ لَدَیَّ

وَ بَجِّسْ لِیْ عُیُوْنَ سَعَتِهٖ بِرَحْمَتِكَ

چوتھا تحفہ   طلب رزق کی مناجات

اے اللہ! مجھ پر برسا اپنے رزق کی لگا تار بارش

مجھ پر برسا اپنے فضل وکرم کا چھاجوں (موسلا دھار) مینہ

مجھ پر برسا اپنی عطا کی پے درپے بارش

سایہ کردے میری ضرورتوں کے علاوہ اضافی نعمتوں کا

اپنی سخاوت سے مجھے اپنا ہی محتاج رکھ

مجھے اس شخص سے بے نیاز رکھ جو تجھ سے مانگتا ہے

اپنے فضل کو میری ناداری کی دوا بنا

تنگ دستی کو بدل دے کشادگی میں اپنے فضل سے

اور عنایت فرما میری تنگدستی کو اپنی بہت عطاؤں

اور میری بے نوائی کو اپنی برگزیدہ بخششیں

اے پروردگار میرے لیے رزق کی راہ آسان کردے

میرے لیے اُس کی بنیادیں مضبوط بنادے

میرے لیے فراوانی کے چشمے جاری کردے اپنی رحمت سے

وَ فَجِّرْ اَنْهَارَ رَغَدِ الْعَيْشِ قِبَلِىْ بِرَاْفَتِكَ

وَ اَجْدِبْ اَرْضَ فَقْرِىْ

وَ اَخْصِبْ جَدْبَ ضُرِّىْ

وَاصْرِفْ عَنِّىْ فِى الرِّزْقِ الْعَوَآئِقَ

وَاقْطَعْ عَنِّىْ مِنَ الضَّيْقِ الْعَلَآئِقَ

وَاَرْمِنِىْ مِنْ سَعَةِ الرِّزْقِ

اَللّٰهُمَّ اَخْصَبِ سِهَامَهٗ

وَاحْبُنِىْ مِنْ رَّغَدِ الْعَيْشِ بِاَكْثَرِ دَوَامِهٖ

وَاكْسُنِىْ اَللّٰهُمَّ سَرَابِيْلَ السَّعَةِ

وَ جَلَابِيْبَ الدَّعَةِ

فَاِنِّىْ يَا رَبِّ مُنْتَظِرٌ لِّاِنْعَامِكَ بِحَذْفِ الضَّيْقِ

وَ لِتَطَوُّلِكَ بِقَطْعِ التَّعْوِيْقِ

وَ لِتَفَضُّلِكَ بِاِزَالَةِ التَّقْتِيْرِ

وَ لِوُصُوْلِ حَبْلِىْ

بِكَرَمِكَ بِالتَّيْسِيْرِ

وَ اَمْطِرِ اَللّٰهُمَّ عَلَىَّ سَمَآءَ رِزْقِكَ بِسِجَالِ الدِّيَمِ

میری زندگی میں خوشیوں کی نہریں رواں کردے اپنی مہربانی سے

میری فقر کی زمین کو بنجر کردے

میری بدحالی کے قحط کو فراوانی میں بدل دے

میری روزی میں جو رکاوٹیں ہیں وہ دور کردے

مجھ سے تنگی کے نشان الگ کردے

اور مجھے وسعت رزق کا ہدف بنا

اے اللہ! روزی کی بوچھاڑ کردے

میری زندگی کو ہمیشہ زیادہ سے زیادہ پُرمسرت بنا

اور پہنا اے اللہ! مجھ کو فراخی کا جامہ

اور خوشی کی چادر

پس اے پروردگار! میں منتظر ہوں تیری نعمتیں کے نازل ہونے کا تنگی کے دور ہونے کے ساتھ

اور تیری نعمتیں نصیب ہونے کا بلا تاخیر

اور تیری عطا مل جانے کا قلت رزق کے دور ہونے کے ساتھ

اپنے رشتہ کا تیرے کرم سے جڑے جانے کا

آسانی کے ساتھ

اور برسادے اے اللہ! مجھ پر اپنے رزق کی بارش اپنی نعمتوں کے وافر حصہ کے ساتھ

وَ اَغْنِنِیْ عَنْ خَلْقِكَ بِعَوَائِدِ النِّعَمِ

وَارْمِ مَقَاتِلَ الْاِقْتَارِ مِنِّیْ

وَاحْمِلْ كَشْفَ الضُّرِّ عَنِّیْ عَلٰی مَطَایَا الْاِعْجَالِ

وَاضْرِبْ عَنِّی الضَّیْقَ بِسَیْفِ الْاِسْتِیْصَالِ

وَ اَتْحِفْنِیْ رَبِّ مِنْكَ بِسَعَةِ الْاِفْضَالِ

وَ امْدُدْنِیْ بِنُمُوِّ الْاَمْوَالِ

وَاحْرُسْنِیْ مِنْ ضِیْقِ الْاِقْلَالِ

وَاقْبِضْ عَنِّیْ سُوْٓءَ الْجَدْبِ

وَابْسُطْ لِیْ بِسَاطَ الْخَصْبِ

وَاسْقِنِیْ مِنْ مَّآءِ رِزْقِكَ غَدَقًا

وَّ انْهَجْ لِیْ مِنْ عَمِیْمِ بَذْلِكَ طُرُقًا

وَفَاجِئْنِیْ بِالثَّرْوَةِ وَالْمَالِ

وَانْعَشْنِیْ بِهٖ مِنَ الْاِقْلَالِ

وَ صَبِّحْنِیْ بِالْاِسْتِظْهَارِ

وَ مَسِّنِیْ بِالتَّمَكُّنِ مِنَ الْیَسَارِ

اِنَّكَ ذُوْا الطَّوْلِ الْعَظِیْمِ

اور بے نیاز کردے مخلوق سے نعمتوں کے عطا کرنے کے ساتھ

اور تیر مار دے میری ناداری کے گلے پر

اور لاد دے میری تنگی دور کر کے (اس کا بوجھ) تیز تر بارکشوں پر

اور چلا دے میری عسرت کی گردن پر نابودی کی تلوار

اور تحفہ عطا کر اے پروردگار مجھے اپنی وسیع نعمتوں کا

اور میری مدد کر مال میں اضافے سے

اور محفوظ فرما مجھے تنگدستی کی اذیت سے

اور دور رکھ مجھ سے قحط کی تکلیف

اور بچھا دے میرے لیے نعمتوں کی بساط

اور سیر کر مجھے اپنی روزی کے خوشگوار پانی سے

اور کھول دے میرے لیے اپنی عمومی عطا کے دروازے

اور عنایت فرما مجھے غیر متوقع دولت و مال

اور اس کے ذریعے مجھے تنگی سے نکال

اور صبح کے وقت میری مدد فرما

اور بنا دے خوشحالی کا مالک

بے شک تو بہت بڑی بخشش

وَالْفَضْلِ الْعَمِيْمِ

وَالْمَنِّ الْجَسِيْمِ

وَ اَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ

عام فضل وکرم

بڑے احسان کا مالک ہے

اور تو بہت دینے والا سخی ہے۔

الهدیه الخامسة   مناجات الاِسْتِعَاذَة

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّلِمَّاتِ نَوَازِلِ الْبَلَآءِ

وَ اَهْوَالِ عَظَآئِمِ الضَّرَّآءِ

فَاَعِذْنِیْ رَبِّ مِنْ صَرْعَةِ الْبَاْسَآءِ

وَاحْجُبْنِیْ مِنْ سَطَوَاتِ الْبَلَآءِ

وَ نَجِّنِیْ مِنْ مُّفَاجَاتِ النِّقَمِ

وَ اَجِرْنِیْ مِنْ زَوَالِ النِّعَمِ

وَ مِنْ زَلَلِ الْقَدَمِ

وَاجْعَلْنِیْ اَللّٰهُمَّ فِیْ حِیَاطَةِ عِزِّكَ

وَ حِفَاظِ حِرْزِكَ

مِنْ مُّبَاغَتَةِ الدَّوَآئِرِ

وَ مُعَاجَلَةِ الْبَوَادِرِ

اَللّٰهُمَّ رَبِّ

وَ اَرْضَ الْبَلَآءِ فَاخْسِفْهَا

پانچواں تحفہ   طلب پناہ کی مناجات

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں نازل ہونے والی بلاؤں کے نازل ہونے سے

اور بڑی بڑی تکلیفوں کی ہولناکیوں سے۔

پس اے میرے رب! مجھے پناہ دے بے سامانی کی سختیوں سے

اور بچائے رکھ مجھے مصیبتوں کی یورشوں سے

اور نجات دے مجھے ناگہانی سختیوں سے

اور پناہ دے نعمتوں کے زوال سے

اور قدموں کی لغزش سے

قرار دے مجھے اے اللہ! اپنی عزت کے احاطے میں،

اور بچاؤ کی حفاظت میں،

ناگہانی آفتوں سے

اور جلد آنے والی پریشانیوں سے۔

اے اللہ! اے رب!

تو بلاؤں کی سرزمین کو دھنسا دے

وَ عَرْصَةَ الْمِحَنِ فَارْجُفْهَا
وَ شَمْسَ النَّوَآئِبِ فَاكْسِفْهَا
وَ جِبَالَ السُّوْءِ فَانْسِفْهَا
وَ كُرَبَ الدَّهْرِ فَاكْشِفْهَا
وَ عَوَآئِقَ الْاُمُوْرِ فَاصْرِفْهَا
وَ اَوْرِدْنِيْ حِيَاضَ السَّلَامَةِ
وَاحْمِلْنِيْ عَلٰى مَطَايَا الْكَرَامَةِ
وَاصْحَبْنِيْ بِاِقَالَةِ الْعَثْرَةِ
وَ اشْمَلْنِيْ بِسِتْرِ الْعَوْرَةِ
وَ جُدْ عَلَيَّ يَا رَبِّ بِاٰلَآئِكَ
وَ كَشْفِ بَلَآئِكَ
وَ دَفْعِ ضَرَّآئِكَ
وَادْفَعْ عَنِّيْ كَلَاكِلَ عَذَابِكَ
وَاصْرِفْ عَنِّيْ اَلِيْمَ عِقَابِكَ
وَ اَعِذْنِيْ مِنْ بَوَآئِقِ الدُّهُوْرِ
وَانْقِذْنِيْ مِنْ سُوْءِ عَوَاقِبِ الْاُمُوْرِ

سختیوں کے میدان کو اُکھاڑ دے
مصیبتوں کے سورج کو گہنا دے
برائی کے پہاڑوں کو توڑ دے
زمانے کے کرب کو دور کر دے
کاموں کی رکاوٹوں کو ہٹا دے
مجھے سلامتی کے حوضوں تک پہنچا دے
مجھے آبرو کی سواریوں پر سوار کر دے
گناہوں سے بچنے میں میرا ساتھ دے
مجھے پردہ پوشی میں شامل کر لے
مجھ پر سخاوت فرما اے رب اپنی نعمتوں کی
اور بلائیں دور کرنے کی
اور اپنی سختیاں دور رکھنے کی
مجھ سے اپنے تمام عذاب دور فرما
مجھ سے اپنی سخت سزاؤں کا رخ موڑ دے
مجھے زمانے کی بدحالیوں سے پناہ دے
مجھے ہر کام کے بُرے انجام سے نجات دے

وَاحْرُسْنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْمَحْذُوْرِ

وَاصْدَعْ صَفَاةَ الْبَلَآءِ عَنْ اَمْرِیْ

وَاشْلُلْ یَدَهٗ عَنِّیْ مُدٰی عُمْرِیْ

اِنَّكَ الرَّبُّ الْمَجِیْدُ

الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ

الْفَعَّالُ لِمَا تُرِیْدُ

ہر خطرے سے میری حفاظت فرما

میرے معاملوں میں ہر مصیبت کے پتھر توڑ دے

اور جب تک زندہ ہوں ان کے ہاتھ شل کر دے

بے شک تو رب ہے، بزرگی والا ہے

آغاز کرنے والا، لوٹانے والا ہے

جو چاہے کرنے والا ہے۔

الهدية السادسة   مناجات طلب التوبة

اَللّٰهُمَّ   اِنِّىْ قَصَدْتُّ اِلَيْكَ

بِاِخْلَاصِ   تَوْبَةٍ نُصُوْحٍ

وَّ تَثْبِيْتِ   عَقْدٍ صَحِيْحٍ

وَّ دُعَآءِ   قَلْبٍ قَرِيْحٍ

وَّ اِعْلَانِ   قَوْلٍ صَرِيْحٍ

اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ مُخْلَصَ التَّوْبَةِ

وَ اِقْبَالَ سَرِيْعَ الْاَوْبَةِ

وَ مَصَارِعَ تَخَشُّعِ الْحَوْبَةِ

وَ قَابِلْ رَبِّ تَوْبَتِىْ بِجَزِيْلِ الثَّوَابِ

وَ كَرِيْمِ الْمَأْبِ

وَ حَطِّ الْعِقَابِ

وَ صَرْفِ الْعَذَابِ

وَ غُنْمِ الْاِيَابِ

چھٹا تحفہ   طلب توبہ کی مناجات

اے اللہ! میں نے تیری طرح رُخ کیا

سچے دل سے   پکی توبہ کرنے کے لیے

پکا پیمان   باندھنے کے لیے

رنجیدہ دل کے ساتھ   پکارنے کے لیے

اور واضح بات   کرنے کے لیے۔

اے اللہ! مجھ سے قبول فرما   خالص توبہ

جلد باز آجانے کا قول

گناہوں کے خوف سے گر پڑنے کو

اے رب میری توبہ قبول کر   بڑھ چڑھ کر ثواب سے

بہتر بازگشت کے ساتھ

عذاب کی بخشش سے

سزا میں درگزر سے

واپسی کی غنیمت سے

وَ سِتْرِ الْحِجَابِ

وَامْحُ اَللّٰهُمَّ مَا ثَبَتَ مِنْ ذُنُوْبِيْ

وَاغْسِلْ بِقَبُوْلِهَا جَمِيْعَ عُيُوْبِيْ

وَاجْعَلْهَا جَالِيَةً لِّقَلْبِيْ

شَاخِصَةً لِّبَصِيْرَةِ

لُبِّيْ غَاسِلَةً

لِّدَرَنِيْ مُطَهِّرَةً لِّنَجَاسَةِ بَدَنِيْ

مُصَحِّحَةً فِيْهَا ضَمِيْرِيْ

عَاجِلَةً اِلَى الْوَفَآءِ بِهَا بَصِيْرَتِيْ

وَاقْبَلْ يَا رَبِّ تَوْبَتِيْ

فَاِنَّهَا تَصْدُرُ مِنْ اِخْلَاصِ نِيَّتِيْ

وَ مَحْضٍ مِّنْ تَصْحِيْحِ بَصِيْرَتِيْ

وَاحْتِفَالًا فِيْ طَوِيَّتِيْ

وَاجْتِهَادًا فِيْ نَقَآءِ سَرِيْرَتِيْ

وَ تَثْبِيْتًا لِّاِنَابَتِيْ

وَ مُسَارِعَةً اِلَى اَمْرِكَ بِطَاعَتِيْ

اور گناہوں کی پردہ پوشی سے

اور اے اللہ! میرے جو گناہ تو نے لکھے وہ مٹادے

میری توبہ قبول کر کے میرے سارے عیب دھودے

اور بنادے (اس توبہ کو) میرے دل کو روشن کرنے والی

میری عقل کو بصیرت کا مقام دینے والی

میرے زہر (میل) کو دُور کرنے والی

تا کہ میرے بدن سے ناپاکی ہٹادے

میرے قلب وضمیر کو درست کردے

میری عقل وسمجھ کو بصیرت سے ہمکنار کردے

اور اے پروردگار میری توبہ قبول فرما

کہ یہ انجام پارہی ہے میری خالص نیت سے

اور سمجھ بوجھ کے ساتھ

اور میرے باطن کے ہر پہلو سے

اور دل کے چھپے گوشوں کی توجہ سے

اور تیرے حضور میری بازگشت سے

اور تیرے حکم پر جلد تر عمل کے ساتھ۔

وَاجْلُ اللّٰهُمَّ بِالتَّوْبَةِ عَنِّیْ ظُلْمَةَ الْاِصْرَارِ

وَامْحُ بِهَا مَاقَدَّمْتُهٗ مِنَ الْاَوْزَارِ

وَاكْسُنِیْ لِبَاسَ التَّقْوٰی وَ جَلَابِیْبَ الْهُدٰی

فَقَدْ خَلَعْتُ رِبْقَ الْمَعَاصِیْ عَنْ جِلْدِیْ

وَ نَزَعْتُ سِرْبَالَ الذُّنُوْبِ عَنْ جَسَدِیْ

مُسْتَمْسِكًا رَبِّ بِقُدْرَتِكَ

مُسْتَعِیْنًا عَلٰی نَفْسِیْ بِعِزَّتِكَ

مُسْتَوْدِعًا تَوْبَتِیْ مِنَ النَّكْثِ بِخَفْرَتِكَ

مُعْتَصِمًا مِّنَ الْخِذْلَانِ بِعِصْمَتِكَ

مُقَارِنًا بِهٖ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

اے اللہ!! اس توبہ کے ذریعے جلابخش مجھ گناہوں پر اصرار کی تاریکی سے

اور مٹادے اس (توبہ) سے پہلے جو گناہ کر چکا ہوں

اور پہنادے مجھے پرہیزگاری کا لباس اور ہدایت کی چادر

کیونکہ میں نے اُتار دیا ہے گناہوں کے پھندے کو اپنے اوپر سے

اور اُتار پھینکا ہے خطاؤں کا پیرہن اپنے بدن سے

سہارا لیتے ہوے اے پروردگار! تیری قدرت کا

مدد حاصل کرتے ہوئے اپنے نفس (خواہشات) کے خلاف تیری عزت (حاکمیت) سے

سپرد کرتے ہوئے اپنی توبہ کو ٹوٹنے سے بچانے کے لیے تیری پناہ کے

رسوائی سے محفوظ رکھنے کے لیے تیری عصمت کے

تیری نگہبانی میں دے رہا ہوں

یہ کہہ کر کہ نہیں ہے حرکت وقوت مگر تجھ سے۔

الھدیه السبعة مناجات طلب الحج

اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡنِیۡ حَجَّ

الَّذِیۡ افۡتَرَضۡتَهٗ عَلٰی مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡهِ سَبِیۡلًا

وَّاجۡعَلۡ لِیۡ فِیۡهِ هَادِیًا

وَّ اِلَیۡهِ دَلِیۡلًا

وَ قَرِّبۡ لِیۡ بُعۡدَ الۡمَسَالِكِ

وَ اَعِنِّیۡ عَلٰی تَادِیَةِ الۡمَنَاسِكِ

وَ حَرِّمۡ بِاِحۡرَامِیۡ عَلَی النَّارِ جَسَدِیۡ

وَ زِدۡ لِلسَّفَرِ قُوَّتِیۡ

وَ جَلَدِیۡ

وَارۡزُقۡنِیۡ رَبِّ الۡوُقُوۡفَ بَیۡنَ یَدَیۡكَ

وَالۡاِفَاضَةَ اِلَیۡكَ

وَ اَظۡفِرۡنِیۡ بِالنُّجۡحِ بِوَافِرِ الرِّبۡحِ

وَ اَصۡدِرۡنِیۡ رَبِّ

ساتواں تحفہ طلبِ حج کی مناجات

اے اللہ! مجھے وہ حج نصیب فرما

جسے تو نے فرض کیا ہے اُن پر جو مستطیع ہیں

اِس میں میری ہدایت کا وسیلہ (ہادی) قرار دے

اور اُس (ہادی) کی طرف راہنمائی فرما

اور میرے لیے قریب کر دے دور کے راستے

اور میری اعانت فرما اعمالِ حج ادا کرنے میں۔

میرے احرام باندھنے سے میرے بدن کو آگ پر حرام کر دے

سفر کے لیے بڑھا دے میری ہمت

وقوت

اے معبود! تو مجھے توفیق عطا فرما اپنے سامنے کھڑے ہونے کی

اور وہاں تک آنے کی

اور کامیابی دے اس میں مجھے بہت سے فائدوں کے ساتھ

اور اے پروردگار مجھے پہنچا

مِن مَّوْقِفِ الْحَجِّ الْاَ كْبَرِ اِلٰى مُزْدَلَفَةِ الْمَشْعَرِ

وَاجْعَلْهَا زُلْفَةً اِلٰى رَحْمَتِكَ

وَطَرِيْقًا اِلٰى جَنَّتِكَ

وَقِفْنِىْ مَوْقِفَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ

وَ مَقَامَ وُقُوْفِ الْاِحْرَامِ

وَ اَهِّلْنِىْ لِتَادِيَةِ الْمَنَاسِكِ

وَ نَحْرِ الْهَدْيِ التَّوَامِكِ

بِدَمٍ يَّثُجُّ

وَ اَوْدَاجٍ تَمُجُّ

وَاِرَاقَةِ الدِّمَآءِ الْمَسْفُوْحَةِ

وَالْهَدَايَا الْمَذْبُوْحَةِ

وَ فَرْيِ اَوْدَاجِهَا عَلٰى مَآ اَمَرْتَ

وَالتَّنَفُّلِ بِهَا كَمَا وَسَمْتَ

وَ اَحْضِرْنِىْ اَللّٰهُمَّ صَلٰوةَ الْعِيْدِ رَاجِيًا لِّلْوَعْدِ

خَآئِفًا مِّنَ الْوَعِيْدِ

حَالِقًا شَعْرَ رَاْسِىْ

حج اکبر کے وقوف سے مزدلفۂ مشعر تک

اور اِسے ذریعہ بنے تیری رحمت سے قرب

اور تیری جنت میں جانے کا

اور مجھے کھڑ کر مشعرالحرام کی جگہ پر

اور وقوف حرام کے مقام پر

مجھے اس کا اہل بنا کہ اعمال حج ادا کروں

اور ان اونٹوں کو جو بڑی کوہان والے نحر کروں

جو جوش مارتے خون والے ہوں

اور جو بہتے خون والی رگیں رکھتے ہوں

اور زیادہ خون بہاؤں (قربانیاں کروں)

اور بہت سی قربانیاں کروں

اور ان کی شہ رگیں کاٹوں تیرے حکم کے مطابق

اور وہ فریضہ ادا کروں جو تو نے عائد کیا

اے اللہ!! مجھے توفیق دے کہ نماز عید ادا کروں تیرے وعدے سے پر امید رہتے ہوئے

تیری دھمکی سے ڈرتے ہوئے

اپنے سر کے بالوں کو منڈواء کر

وَ مُقَصِّرًا

وَّ مُجْتَهِدًا فِيْ طَاعَتِكَ

مُشَمِّرًا رَامِيًا لِّلْجِمَارِ

بِسَبْعٍ بَعْدَ سَبْعٍ مِّنَ الْاَحْجَارِ

وَ اَدْخِلْنِيْ اَللّٰهُمَّ عَرْصَةَ بَيْتِكَ وَ عَقْوَتِكَ

وَ مَحَلَّ اَمْنِكَ

وَ كَعْبَتِكَ

وَ مَسَاكِيْنِكَ

وَ سُؤٰلِكَ

وَ مَحَاوِيْجِكَ

وَ جُدْ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ بِوَافِرِ الْاَجْرِ مِنَ الْاِنْكِفَاءِ

وَالنَّفْرِ

وَاخْتِمْ اَللّٰهُمَّ مَنَاسِكَ حَجِّيْ

وَانْقِضَآءِ عَجِّيْ بِقَبُوْلٍ مِّنْكَ لِيْ

وَرَافَةٍ مِّنْكَ بِيْ

يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

یا تقصیر کیے (کم بال کاٹے) ہوئے

تیری فرمانبرداری کی کوشش پر کمر باندھے ہوئے

تیرا حکم بجالاؤں جمروں کو مارتے ہوئے

سات سات کنکریاں

اور مجھے داخل کر یا اللہ! اپنے گھر کے احاطہ و اطراف میں

اپنے امن کی جگہ میں

اپنے کعبہ میں

اپنے محتاجوں میں

اپنے سوالیوں میں

اور اپنے منگتوں میں

اے اللہ! مجھے بہت زیادہ اجر دے میری واپسی

اور میرے کوچ کرنے پر

اور کامل فرما اے اللہ! میرے اعمال حج کو

اور آہ و زاری کو قبول کر کے اپنی بارگاہ میں

مجھ پر عنایت کرتے ہوئے

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

الهديه الثامنة   مناجات كشف الظلم

اَللّٰهُمَّ اِنَّ ظُلْمَ عِبَادِكَ قَدْ تَمَكَّنَ فِيْ بِلَادِكَ

حَتّٰى اَمَاتَ الْعَدْلَ

وَ قَطَعَ السُّبُلَ

وَ مَحَقَ الْحَقَّ

وَ اَبْطَلَ الصِّدْقَ

وَ اَخْفَى الْبِرَّ

وَ اَظْهَرَ الشَّرَّ

وَ اَخْمَدَ التَّقْوٰى

وَ اَزَالَ الْهُدٰى

وَ اَزَاحَ الْخَيْرَ

وَ اَثْبَتَ الضَّيْرَ

وَ اَنْمَى الْفَسَادَ

قَوَّى الْعِنَادِ

آٹھواں تحفہ   ظلم سے نجات کی مناجات

اے اللہ!! تیرے بعض بندوں کا ظلم   یوں پھیلا ہوا ہے تیرے شہروں میں

کہ اس سے عدل ختم ہو گیا

راستے کٹ گئے

حق مٹ گیا

اور صدق باطل ہو گیا ہے

نیکی ماند پڑ گئی

برائی سامنے آ گئی

پرہیز گاری ختم ہو گئی

اور ہدایت نابود ہو گئی

اچھائی مٹ گئی

برائی اُبھر آئی

بگاڑ بڑھ گیا

دشمنی عام ہو گئی

وَ بَسَطَ الْجَوْرَ

وَعَدَى الطَّوْرَ

اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ لَا يَكْشِفُ ذٰلِكَ اِلَّا سُلْطَانُكَ

وَلَا يُجِيْرُ مِنْهُ اِلَّا امْتِنَانُكَ

اَللّٰهُمَّ رَبِّ فَابْتُرِ الظُّلْمَ

وَ بُثَّ حِبَالَ الْغَشْمِ

وَ اَخْمِدْ سُوْقَ الْمُنْكَرِ

وَ اَعِزَّ مَنْ عَنْهُ يَنْزَجِرُ

وَاحْصُدْ شَأْفَةَ اَهْلِ الْجَوْرِ

وَ اَلْبِسْهُمُ الْحَوْرَ بَعْدَ الْكَوْرِ

وَ عَجِّلِ اَللّٰهُمَّ اِلَيْهِمُ الْبَيَاتَ

وَ اَنْزِلْ عَلَيْهِمُ الْمَثُلَاتِ

وَ اَمِتْ حَيٰوةَ الْمُنْكَرِ

لِيُؤْمَنَ الْمَخُوْفُ

وَ يَسْكُنَ الْمَلْهُوْفُ

وَ يُشْبَعَ الْجَائِعُ

ظلم پھیل گیا

اور زیادتی حد سے بڑھ گئی ہے

اے اللہ! اے رب! اسے کوئی دور نہیں کرسکتا مگر تیری قوت

کوئی اس سے بچا نہیں سکتا مگر تیرا احسان

اے اللہ! میرے رب! ظلم کی جڑ کاٹ دے

ستم کے پہاڑ ڈھا دے

بدی کا بازار ٹھنڈا کر دے

اور جو ظلم کو روکے اسے قوت دے

ظلم کرنے والوں کے بازو توڑ دے

انہیں منتشر کرنے کے بعد پریشانی میں ڈال دے

اور اے اللہ! ان پر تو جلد دشمنوں کو چڑھا دے

جو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالیں

برائی کی مہلت ختم کر دے

تا کہ خائف لوگ امن پائیں

ظلم کو راحت ملے

بھوکوں کو طعام ملے

وَ يُحْفَظَ الضَّايِعُ

وَ يَأْوَى الطَّرِيْدُ

وَ يَعُوْدَ الشَّرِيْدُ

وَ يُغْنَى الْفَقِيْرُ

وَ يُجَارَ الْمُسْتَجِيْرُ

وَ يُوَقَّرَ الْكَبِيْرُ

وَ يُرْحَمَ الصَّغِيْرُ

وَ يُعَزَّ الْمَظْلُوْمُ

وَ يُذَلَّ الظَّالِمُ

وَ يُفَرَّجَ الْمَغْمُوْمُ

وَ تَنْفَرِجَ الْغَمَّآءُ

وَ تَسْكُنَ الدَّهْمَآءُ

وَ يَمُوْتَ الْاِخْتِلَافُ

وَ يَعْلُوَ الْعِلْمُ

وَ يَشْمُلَ السِّلْمُ

وَ يُجْمَعَ الشَّتَاتُ

اُجڑے ہوئے آباد ہوں

بے وطنوں کو پناہ ملے

بھاگے ہوئے واپس آئیں

بے نواؤں کو مال ملے

اور پناہ لینے والے پناہ پائیں

بزرگوں کی عزت ہو

اور چھوٹوں کو پیار ملے

مظلوم کو قوت حاصل ہو

اور ظالم پست ہو جائے

غم زدہ کا غم مٹے

اندھیر گردی ختم ہو جائے

ہنگامہ ختم ہو

اور بے اتفاقی ختم ہو جائے

علم کا فروغ ہو

سلامتی عام ہو

اختلاف دور ہو جائے

وَ يَقْوَى الْاِيْمَانُ

وَ يُتْلَى الْقُرْاٰنُ

اِنَّكَ اَنْتَ الدَّيَّانُ

الْمُنْعِمُ

الْمَنَّانُ

ایمان کو بڑھاوا ملے

اور قرآن پڑھا جائے

بے شک تو جزا دینے والا

نعمت عطا کرنے والا

احسان کرنے والا ہے۔

الهديه التسعة   مناجات الشكر لِلّٰهِ

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَرَدِّ نَوَازِلِ الْبَلَآءِ

وَ مُلِمَّاتِ الضَّرَّآءِ

وَ كَشْفِ نَوَآئِبِ اللَّاْوَآءِ

وَ تَوَالِيْ سُبُوْغِ النَّعْمَآءِ

وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى هَنِيْٓءِ عَطَآئِكَ

وَ مَحْمُوْدِ بَلَآئِكَ

وَ جَلِيْلِ اٰلَآئِكَ

وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى اِحْسَانِكَ الْكَثِيْرِ

وَ خَيْرِكَ الْعَزِيْزِ

وَ تَكْلِيْفِكَ الْيَسِيْرِ

وَ دَفْعِ الْعَسِيْرِ

وَ لَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ عَلٰى تَثْمِيْرِكَ قَلِيْلَ الشُّكْرِ

وَ اِعْطَآئِكَ وَافِرَ الْاَجْرِ

نواں تحفہ   شکر خدا کرنے کی مناجات

اے اللہ! تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں آنے والی بلاؤں کو دور کرنے پر

ناگوار مصیبتیں ہٹانے پر

درپیش آنے والے خطرات کو ٹالنے پر

اور پے در پے نعمتیں بخشنے پر

اور تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں   تیری بہترین عطاؤں پر

تیری خوب تر آزمائش پر

اور تیری شاندار نعمتوں پر

اور تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں   تیرے بہت زیادہ احسان پر

تیری باشرف خیر پر

تیری طرف سے آسان فریضے پر

اور تنگی دور رکھنے پر

اور تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں اے رب کہ تو تھوڑنے سے شکر کا پھل دیتا ہے

اور زیادہ اجر عطا کرتا ہے

وَ حَطِّكَ مُثْقَلَ الْوِزْرِ
وَ قَبُوْلِكَ ضَيِّقَ الْعُذْرِ
وَ وَضْعِكَ بَاهِضَ الْاِصْرِ
وَ تَسْهِيْلِكَ مَوْضِعَ الْوَعْرِ
وَ مَنْعِكَ مُفْظِعَ الْاَمْرِ
وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى الْبَلَآءِ الْمَصْرُوْفِ
وَ وَافِرِ الْمَعْرُوْفِ
وَ دَفْعِ الْمَخُوْفِ
وَ اِذْلَالِ الْعَسُوْفِ
وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى قِلَّةِ التَّكْلِيْفِ
وَ كَثْرَةِ التَّخْفِيْفِ
وَ تَقْوِيَةِ الضَّعِيْفِ
وَ اِغَاثَةِ اللَّهِيْفِ
وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَعَةِ اِمْهَالِكَ
وَ دَوَامِ اِفْضَالِكَ
وَ صَرْفِ اِمْحَالِكَ

گناہوں کا بوجھ اتار دیتا ہے
تھوڑا سا عذر بھی قبول کرتا ہے
تو سخت فریضے کا بوجھ اتارتا ہے
تو دشواری کے مقام کو آسان کرتا ہے
اور دل ہلا دینے والے امور کو روکے ہوئے ہے
اور تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں اس پر جو بلا ٹل چکی ہے
نیکی میں اضافے پر
خوف دور ہونے پر
سرکشی کو رام کرنے پر
اور تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں کم فریضہ عائد کرنے پر
اور اس میں زیادہ کمی کرنے پر
کمزور کو قوت دینے پر
اور بے کس کی فریاد رسی پر
اور تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں وسیع مہلت دینے پر
ہمیشہ نعمتیں عطا کرنے پر
عذاب کو ٹال دینے پر

وَ حَمِيْدِ اَفْعَالِكَ

وَ تَوَالِيْ نَوَالِكَ

وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى تَاخِيْرِ مُعَاجَلَةِ الْعِقَابِ

وَ تَرْكِ مُغَافَصَةِ الْعَذَابِ

وَ تَسْهِيْلِ طَرِيْقِ الْمَأْبِ

وَ اِنْزَالِ غَيْثِ السَّحَابِ

اِنَّكَ الْمَنَّانُ الْوَهَّابُ

تیرے اچھے اچھے کاموں پر

اور تیری لگا تار رعنائیوں پر

اور تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں عذاب کی جلدی کو التوا میں ڈالنے پر

اور اچانک آپڑنے والے عذاب کے ترک کرنے پر

اور توبہ کی راہ کو آسان کرنے پر

اور ابرِ رحمت سے مینہ برسانے پر

بے شک تو احسان کرنے والا عطا کرنے والا ہے۔

الهديه العشرة   مناجات طلب الحوائج

جَدِيْرٌ مَّنْ اَمَرْتَهٗ بِالدُّعَآءِ   اَنْ يَّدْعُوْكَ

وَ مَنْ وَعَدْتَّهٗ بِالْاِجَابَةِ اَنْ يَّرْجُوْكَ

وَلِيْ اَللّٰهُمَّ حَاجَةٌ   قَدْ عَجَزَتْ عَنْهَا حِيْلَتِيْ

وَ كَلَّتْ   فِيْهَا طَاقَتِيْ

وَ ضَعُفَ   عَنْ مَّرَامِهَا قُوَّتِيْ

وَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِي الْاَمَّارَةُ بِالسُّوْٓءِ

وَعَدُوِّ الْغَرُوْرُ الَّذِيْ اَنَا مِنْهُ مَبْلُوٌّ

اَنْ اَرْغَبَ اِلَيْكَ فِيْهَا

اَللّٰهُمَّ   وَ اَنْجِحْهَا   بِاَيْمَنِ النَّجَاحِ

وَاهْدِهَا   سَبِيْلَ الْفَلَاحِ

وَاشْرَحْ بِالرَّجَآءِ لِاِسْعَافِكَ صَدْرِيْ

وَ يَسِّرْ   فِيْ اَسْبَابِ الْخَيْرِ اَمْرِيْ

وَ صَوِّرْ اِلَيَّ الْفَوْزَ بِبُلُوْغِ مَا رَجَوْتُهٗ

دسواں تحفہ   طلب حاجات کی مناجات

جس کو تو نے دُعا کا حکم دیا   وہ تجھے پکارنے کا حقدار ہے

جس سے تو نے قبولیت کا وعدہ کیا   وہ تجھ سے امید لگا سکتا ہے

اور اے اللہ! میری کچھ حاجات ہیں کہ   ان میں میری ہمت جواب دے گئی

میری طاقت   کمزور ہوگئی

اس کے حصول میں میری قوت   کمزور پڑ گئی

میرے ابھارنے والے نفس نے بدی کو میرے لیے آراستہ کیا

اور فریب کار دشمن نے   جس کے چنگل میں ہوں

مجھے تیری طرف آنے سے روکا ہوا ہے

اے اللہ! میرے نفس کو امن کے ساتھ   کامیابی دے

اسے نجات پانے کا   راستہ دکھا

میرے سینے کو کشادہ فرما   ان حاجات کے پورا ہونے کی امید سے

مجھے بہتری کے اسباب   عطا کر

اور اس آرزو تک پہنچنے کی صورت   پیدا کر دے

بِالْوُصُوْلِ اِلَى مَآ اَمَّلْتُهٗ

وَ وَفِّقْنِىْ اَللّٰهُمَّ فِىْ قَضَآءِ حَاجَتِىْ بِبُلُوْغِ اُمْنِيَّتِىْ

وَ تَصْدِيْقِ رَغْبَتِىْ

وَ اَعِذْنِىْ اَللّٰهُمَّ بِكَرَمِكَ مِنَ الْخَيْبَةِ

وَالْقُنُوْطِ

وَالْاَنَاةِ

وَالتَّثْبِيْطِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ مَلِيٌّ بِالْمَنَائِحِ الْجَزِيْلَةِ

وَ فِيٌّ بِهَا

وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بِعِبَادِكَ خَبِيْرٌ بَصِيْرٌ

اور وہ چیز پاؤں جس کی امید کی ہے

اے اللہ! حاجات کے پورا ہونے میں میری مدد فرما

میرے شوق کو سچا ثابت فرما

اور اے اللہ! مجھے بچائے رکھ اپنے کرم سے کہ نہ پڑ جاؤں ناکامی

مایوسی

تاخیر اور درماندگی میں

اے اللہ! بے شک تو مالک ہے بہت بڑی عطاؤں

اور عطا کرنے والا ہے

تو ہی ہے جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

تو اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے۔

امام محمد تقی الجوادؑ۔ایک تعارف

فہرست عنوانات

۱۔ ولادت	۲۔ ولادت کی اہمیت
۳۔ گروہ واقفیہ	۴۔ خیر و برکت والا بچہ
۵۔ سایۂ پدر سے محرومی	۶۔ کمسن امام
۷۔ شیعہ علماء کی ملاقات	۸۔ بغداد طلبی
۹۔ آلِ رسولؐ کا امتحان	۱۰۔ بنی عباس کی پریشانی
۱۱۔ قاضی بغداد کی شکست	۱۲۔ شادی کا اہتمام
۱۳۔ سیاسی شادی	۱۴۔ آزمائش
۱۵۔ امامؑ کا زھد	۱۶۔ مدینہ روانگی
۱۷۔ بے موسم کے پھل	۱۸۔ مدینے کے حالات
۱۹۔ معتصم کی تخت نشینی	۲۰۔ چور کی سزا
۲۱۔ قاضی کی شکایت	۲۲۔ شہادت

ولادت: ۱۰رجب ۱۹۵ھ

نام	محمد
کنیت	ابوجعفر ثانی
لقب	تقی اور جواد
والد محترم	امام رضاؑ

والدہ محترمہ: سبیکہ تھا، جو رسولِ اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ماریہ قبطیہ کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔

ولادت کی اہمیت:

آٹھویں امام حضرت علی رضاؑ کا سن مبارک تقریباً سینتالیس (۴۷) سال کا ہو چکا تھا، لیکن اللہ کی مصلحت تھی کہ آپؑ کی ابھی تک کوئی اولاد نہ تھی۔ اگرچہ آپؑ بذاتِ خود مطمئن تھے، لیکن! آپؑ کے چاہنے والے آپؑ کی اولاد نہ ہونے سے پریشان تھے۔

☆ گروہ واقفیہ کے سرکردہ افراد بھی آپؑ کو بے اولاد ہونے کا طعنہ دیا کرتے تھے۔ اور اسی بات کو بہانہ بنا کر آپؑ کی امامت کا انکار کیا کرتے تھے۔

گروہ واقفیہ:

امام موسیٰ کاظمؑ نے اپنی قید کے دوران خمس کا مال جمع کرنے اور لوگوں کی راہنمائی کے لئے مختلف علاقوں میں چند افراد کو اپنا نمائندہ مقرر کر دیا تھا۔ لیکن جب آپؑ کی شہادت واقع ہوگئی اور امام علی رضاؑ نے ان افراد سے خمس کا حساب طلب کیا تو لالچ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اور انھوں نے آپ کی امامت کو ماننے سے ہی انکار کر دیا تا کہ خمس کے مال کا حساب آپ کو دینے پر مجبور نہ ہوں۔ انہوں نے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ مشہور کر دیا کہ امام موسیٰ کاظمؑ زندہ ہیں اور لوگوں کی نگاہوں سے مخفی ہوگئے ہیں۔ چونکہ اس گروہ نے امامت کے سلسلے کو ساتویں امام پر آ کر روک دیا، اس لئے انہیں گروہ واقفیہ یعنی رک جانے والے افراد کہا جاتا ہے۔

خیر و برکت والا بچہ:

امام رضاؑ کے گھرانے اور شیعہ محفلوں میں آپؑ کو خیر و برکت والا بچہ کہا جاتا تھا۔ اس بارے میں خود امام رضاؑ نے فرمایا: یہ ایسا مولود ہے کہ جس سے زیادہ بابرکت ہمارے شیعوں کے لئے کوئی اور نہیں ہے۔

''یوں تو ہر امام کی ولادت ہی میں خیر و برکت ہے لیکن امام محمد تقیؑ کی ولادت خاص طور پر خیر و برکت کا باعث بنی۔ کیونکہ آپ کی ولادت سے سلسلۂ امامت میں شک کرنے والوں کی زبانیں ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگئیں۔ آپؑ کی ولادت کے بعد لوگ یہ سوال حضرت امام رضاؑ سے نہیں پوچھتے تھے کہ آپؑ کا جانشین کون ہوگا؟

سایۂ پدر سے محرومی:

امام محمد تقیؑ وہ پہلے امام ہیں جنہیں انتہائی کم سنی کے عالم میں اپنے مہربان اور شفیق باپ سے دوری کا

دکھ برداشت کرنا پڑا۔آپؑ کا سنِ مبارک تقریباً پانچ سال کا تھا کہ خلیفۂ وقت مامون نے آپؑ کے والد امام علی رضا علیہ السلام کو مدینہ سے دارالخلافت ''مرو'' بلوا بھیجا۔امام رضا علیہ السلام نے اپنے سفر کا آغاز کیا اور مدینے سے مکے کی جانب روانہ ہوگئے۔اس سفر میں آپؑ کے فرزند امام محمد تقی علیہ السلام بھی آپؑ کے ہمراہ تھے۔کم سنی کے باوجود آپؑ اپنے والد کے رنج وغم کا مشاہدہ کررہے تھے کیونکہ یہ سفر ان کی مرضی کے خلاف تھا۔خانۂ کعبہ کی زیارت کے دوران کم سن امام تقی علیہ السلام مقامِ اسماعیل پر بیٹھ گئے، خادم نے چاہا کہ آپؑ کو اپنے کاندھے پر سوار کرکے وہاں سے آگے بڑھے تو آپؑ نے اپنی جگہ سے اٹھنے سے انکار کردیا۔خبر ملنے پر آپؑ کے والد آگے بڑھے اور فرمایا: میرے بیٹے اٹھو، تو آپؑ نے جواب میں فرمایا: باباجان میں کیسے اٹھوں! جب کہ آپؑ خانۂ کعبہ سے اس طرح وداع ہو رہے ہیں جیسے دوبارہ واپس نہ آئیں گے۔آخر کار باپ اور بیٹے کی جدائی کے لمحات آپہنچے اور پانچ سال کے امام جواد علیہ السلام والد کی محبت لئے واپس مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔اور امام رضا علیہ السلام مرو کی طرف چل پڑے جب کہ ان کا دل امام جواد علیہ السلام کے ہمراہ مدینہ کی طرف رواں دواں تھا۔

کمسن امام:

امام محمد تقی علیہ السلام ابھی تقریباً نو سال کے تھے جب آپؑ کے والد کو مامون نے زہر دے کر شہید کردیا۔آپؑ نے اس کمسنی میں اللہ کے حکم سے امامت کی ذمہ داری سنبھالی۔آپؑ کے والد امام رضا علیہ السلام کئی مرتبہ آپؑ کی امامت کی تصدیق فرما چکے تھے۔امام رضا علیہ السلام کے ایک صحابی کا کہنا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کے ہمراہ تھا کہ اتنے میں کسی نے سوال کیا اے ہمارے سرور و مولا اگر خدانخواستہ آپؑ کے ساتھ کوئی حادثہ رونما ہوجائے تو ہم آپؑ کے بعد کس کی طرف رجوع کریں؟ امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: ''میرے فرزند ابوجعفر کی طرف۔پوچھنے والے نے ان کی کمسنی کی جانب اشارہ کیا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''خداوندِ عالم نے عیسیٰ ابنِ مریم رضی اللہ عنہ کو اس وقت اپنا رسول اور صاحبِ شریعت پیغمبر قرار دیا جب کہ وہ عمر میں ابھی (میرے بیٹے) ابوجعفر سے بھی چھوٹے تھے۔☆

شیعہ علماء کی ملاقات:

امام محمد تقیؑ کی کمسنی اور مخالفوں کے منفی پروپیگنڈوں کی وجہ سے اکثر لوگ ان کی شخصیت سے واقف نہ ہونے پائے تھے۔امام رضاؑ کی شہادت ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہی گذرا تھا کہ حج کا موسم نزدیک آگیا۔مختلف

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی پیدائش کے چندروز بعد اپنی والدہ کی آغوش میں ہی قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور نبی بنایا ہے۔'' (سورۂ مریم۔آیت ۳۰)

علاقوں سے آنے والے شیعہ اپنے امامِ زمانہ علیہ السلام کی تلاش میں مدینے آپہنچے۔ان آنے والوں میں بغداد کے تقریباً اسی (۸۰) فقہاء اور جیّد علماء بھی شامل تھے۔ایک روز ان سب نے امام رضا علیہ السلام کے گھر حاضری دی کہ اتنے میں عبداللہ ابنِ موسیٰ کاظم علیہ السلام برآمد ہوئے۔ایک شخص درمیان میں کھڑا ہوا اور سب کو مخاطب کرکے کہنے لگا، اے لوگوں یہ فرزندِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو پوچھنا ہو ان سے پوچھ لو۔لوگوں نے سوالات شروع کئے عبداللہ نے ان کے ایسے جوابات دیئے جس سے وہ لوگ مطمئن نہ ہوئے۔آنے والے شیعہ علماء پریشان ہوگئے اور سمجھ گئے کہ یہ امام نہیں ہوسکتے۔وہ سب اپنے امام علیہ السلام کی زیارت نہ ہونے پر مایوس ہوگئے۔وہ لوگ واپسی کے لئے اٹھنا ہی چاہتے تھے کہ ایک دروازے سے موفق (امام تقی علیہ السلام کا غلام) اندر آیا اور لوگوں سے کہنے لگا ابوجعفر تشریف لا رہے ہیں، سب احتراماً کھڑے ہوگئے اور امام محفل میں تشریف لے آئے۔جب امام آکر بیٹھ گئے تو سب نے باری باری اپنے سوالات شروع کردیئے۔اور امام علیہ السلام کمسنی کے باوجود ہر سوال کا نہایت آسانی سے جواب دیتے رہے۔اس گفتگو کے نتیجے میں ہر عالم کو آپؑ کی امامت کا پختہ یقین ہوگیا اور وہ سب آپؑ کے امام برحق ہونے کے قائل ہوگئے۔

بغداد طلبی:

امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے وقت مامون نے بغداد کو اپنی حکومت کا دارالخلافہ قرار دیا اور پھر مرو سے بغداد کی طرف کوچ کرلیا۔امام رضا علیہ السلام کے شہادت کے بعد اسے پہلے سے زیادہ علویوں علیہم السلام کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔دوسری طرف مدینہ سے امام تقی علیہ السلام کے علم وعمل مرجعیت اور محبوبیت کی خبریں آرہی تھیں۔لہٰذا اس نے خطرہ کا احساس کرتے ہوئے حکم جاری کیا کہ علی علیہ السلام ابنِ موسیٰ علیہ السلام کے فرزند محمد تقی علیہ السلام کو انتہائی عزت واحترام کے ساتھ مدینہ سے بغداد لایا جائے۔اس طرح اسے دو فائدے حاصل کرنا تھے۔پہلے یہ کہ امام محمد تقی علیہ السلام کو بغداد بلا کر ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کرکے علویوں کی ہمدردیاں حاصل کرسکے۔

دوسرے یہ کہ امام محمد تقی علیہ السلام کو اپنے نزدیک بلا کر ان کے حالات کی مکمل نگرانی کرسکے، اور شیعوں کے ساتھ ان کے رابطوں کو مضبوط نہ ہونے دے تاکہ ہر قسم کی بغاوت کے خطرے کو ٹالا جاسکے۔بہرحال خلیفہ کے حکم پر امام محمد تقی علیہ السلام کو مدینہ سے بغداد کی جانب روانہ کردیا گیا۔اس دوران آپؑ کی عمر تقریباً نو سال کی تھی۔

☆ علوی: وہ اہل ایمان جو رسول اللہؐ کے بعد علیؑ کو ان کا جانشین اور اپنا امام مانتے ہیں اور بارہ اماموں کی امامت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

آلِ رسولؐ کا امتحان:

بغداد پہنچنے کے بعد امام محمد تقی علیہ السلام کو خلیفہ کے محل کے نزدیک ایک مکان میں ٹھہرایا گیا۔خلیفہ نے ابھی آپؑ سے ملاقات نہ کی تھی۔ایک روز امام علیہ السلام چند بچوں کے ہمراہ کھڑے تھے کہ اتنے میں خلیفہ کی سواری اِدھر آنکلی۔ سواری کو آتا دیکھ کر تمام بچے اِدھر اُدھر ہو گئے مگر امام اپنی جگہ پر کھڑے رہے۔ یہ دیکھ کر مامون نے اپنی سواری روکی اور امام علیہ السلام سے پوچھا! سب بچے میری سواری دیکھ کر بھاگ گئے لیکن تم کیوں نہیں بھاگے؟

امام علیہ السلام نے جواب دیا کہ نہ تو راستہ تنگ تھا اور نہ میں مجرم تھا اور نہ ہی تم سے یہ امید تھی کہ تم بے گناہ کو سزا دو گے۔تو پھر آخر بھاگتا کیوں؟ یہ جواب سن کر خلیفہ ہکا بکا رہ گیا اور گھبرا کر کہنے لگا،تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: محمد علیہ السلام علی ابنِ موسیٰ رضی اللہ عنہ کا فرزند ہوں۔

یہ سن کر خلیفہ نے سواری کو آگے بڑھنے کا حکم دیا اور شکار پر چلا گیا،اس نے ایک تیتر کے پیچھے اپنا باز ہوا میں چھوڑا۔لیکن باز واپس آیا تو اس کی چونچ میں ننھی سی مچھلی تھی۔خلیفہ یہ دیکھ کر حیران ہوا اور اس نے وہ مچھلی اپنی مٹھی میں چھپالی۔تھوڑی دیر کے بعد خلیفہ شکار سے واپس لوٹا تو پھر وہی واقعہ رونما ہوا کہ سب لڑکے بھاگ گئے اور امام علیہ السلام تنہا کھڑے رہے،خلیفہ کی سواری نزدیک پہنچی تو اس نے آپؑ کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کیا بتا سکتے ہو کہ میری مٹھی میں کیا ہے۔؟

امامؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سمندر بنائے ہیں،سمندروں سے بادل بنتے ہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان آبی ٹکڑوں اور بادلوں میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے چھوٹی سی مچھلی فراہم کر دیتا ہے،بادشاہ کے شکاری پرندے انہیں پکڑ لاتے ہیں اور بادشاہ اپنی مٹھی میں چھپا کر آلِ رسول رضی اللہ عنہ کا امتحان لیتے ہیں۔ یہ سنتے ہی خلیفہ مامون کے ہوش جاتے رہے۔اور وہ آپؑ کے سامنے کچھ نہ کہہ سکا اور آپؑ کو اپنے دربار میں لے آیا۔

بنی عباس کی پریشانی:

مامون نے امام محمد تقی علیہ السلام کو اپنے دربار میں بلانا شروع کر دیا اور اس طرح روز بروز امام علیہ السلام کے علم و حکمت کے خزانے لوگوں پر کھلنا شروع ہو گئے ۔ایک دن اس نے درباریوں کو اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا، میرا دل چاہتا ہے کہ اپنی لڑکی کا عقد محمد تقی علیہ السلام سے کر دوں۔ یہ سنتے ہی ہر طرف چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔محل کے اندر باہر کسی میں اتنی جرأت نہ تھی کہ وہ خلیفہ کی مخالفت کر سکے۔لہٰذا لوگوں نے امام کی کمسنی کو بہانہ بناتے ہوئے کہا، یہ تو ابھی صاحب زادے ہیں،آپ نے ان کو تخت پر بٹھا کر اور دیگر علماء سے ان کی تعظیم کرا کر خوامخواہ بڑا بنا دیا ہے۔اگر

آپ کا یہی ارادہ ہے تو ذرا صبر کر لیں انہیں تھوڑا بڑا ہونے دیں اور علم و ادب انہیں سکھائیں،تا کہ وہ آپ کی بیٹی کے ساتھ شادی کے لائق بن سکیں۔ مامون نے یہ اعتراض سنا تو جواب دیا کہ تم ان کو نہیں جانتے۔ یہ اولادِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ان کا علم اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اور انہیں کسی سے سیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ان کا چھوٹا بڑا برابر ہے۔اگر یقین نہ آئے تو ان سے علمی مناظرہ کر کے دیکھ لو۔اگر اس مناظرے میں وہ شکست کھا گئے تو میں تمہاری رائے مان لوں گا،بصورتِ دیگر میری بات تم سب پر واضح ہو جائے گی۔

قاضی بغداد کی شکست:

خلیفہ مامون کی اجازت کے بعد درباریوں نے باہمی صلاح و مشورے سے قاضی بغداد یحییٰ ابن اکثم کو اس علمی مناظرے کے لئے منتخب کیا۔ بغداد میں اس وقت اس سے بڑا کوئی اور عالم نہ تھا۔اسی لئے انہیں یقین تھا کہ وہ دس سالہ محمد تقی علیہ السلام کو باآسانی شکست دے سکے گا۔وقتِ مقررہ پر دربار سجایا گیا، جب دربار لوگوں سے بھر گیا تو مامون نے حضرت محمد تقی علیہ السلام کو بلا کر اپنے برابر بٹھایا اور آپؑ کے پہلو میں دونوں طرف تکیے رکھوا دیئے، قاضی یحییٰ ابن اکثم نے مامون سے سوال کی اجازت طلب کی تو اس نے کہا خود ان سے ہی سے اجازت مانگو۔ امام علیہ السلام نے فرمایا، جو پوچھنا چاہو پوچھو! یحییٰ نے فقہ کا انتہائی مشکل سوال پوچھا۔اس نے کہا: ذرا فرمایئے کہ اگر کسی شخص نے حالتِ احرام ☆ میں شکار کیا ہو تو اس کا کفارہ اسلامی شریعت کے مطابق کتنا ہے؟ وہ سمجھ رہا تھا کہ اسی ایک سوال سے امام علیہ السلام مات کھا جائیں گے۔لیکن وہ اس بات سے غافل تھا کہ آئمہ رضی اللہ عنہ الٰہی علوم کے وارث ہوتے ہیں۔اس کے جواب میں امام علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا سوال واضح نہیں ہے،اور اس کے ایک سوال کے متعلق اس سے بائیس ۲۲ سوال پوچھ لیے،جن کا یحییٰ کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔امام علیہ السلام کے علم کے سامنے قاضی بغداد شرمندہ تو ہو ہی چکا تھا۔اس کی شکست اس وقت اپنی انتہا تک پہنچ گئی، جب امام علیہ السلام نے اس سے کہا اب میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں جس کا جواب دینے سے وہ عاجز رہ گیا۔یوں امام علیہ السلام کی علمی منزلت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہ تھا۔

شادی کا اہتمام:

خلیفہ مامون اپنے فیصلے پر بہت خوش تھا۔آخر کار اس نے امام علیہ السلام سے اپنی بیٹی کے عقد کی خواہش کی جسے امام علیہ السلام نے مجبوراً قبول کر لیا۔اور اسی محفل میں امام علیہ السلام کی شادی مامون کی بیٹی ام الفضل کے ساتھ انجام پا گئی۔ نکاح کے بعد دربار میں جشن کا سا سماں ہو گیا،اور ہر خاص و عام کو خوشبوؤں میں نہلا دیا گیا اور اس خوشی میں لوگوں

پر انعام واکرام کی بارش کردی گئی۔

سیاسی شادی:

مامون کی جانب سے اس شادی پر اصرار کرنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس شادی سے کچھ اور مقاصد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ان مقاصد کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

الف۔ اپنی بیٹی کی صورت میں درحقیقت امام علیہ السلام کے گھر اپنا ایک جاسوس چھوڑنا تھا تاکہ ہر طرح کی خبریں اس تک فوراً پہنچ سکیں۔

ب۔ اس رشتے کے ذریعے امام علیہ السلام کو فسق اور فجور پر مبنی اپنے دربار میں کھینچنا اور اس طرح ان کے مقام ومنزلت کو لوگوں کی نگاہوں میں گرا دینا۔

ج۔ اس رشتے کے ذریعے علویوں کی جانب سے کسی بھی ممکنہ بغاوت کو عمل میں آنے سے روکنا اور ان کے اعتراضات کو دبا دینا۔لیکن مامون اپنے ان ارادوں میں کامیاب نہ ہوسکا۔کیونکہ امام علیہ السلام اپنی الٰہی ذمہ داریوں کو انجام دیتے رہے۔اور دربار کی شان وشوکت ان کے پاک دامن کو داغدار نہ بنا سکی۔

آزمائش:

مامون کی یہ خواہش تھی کہ امام علیہ السلام اپنے رہنے کے لئے اس کے محل سرا کا انتخاب کریں لیکن آپ اس بات پر آمادہ نہ تھے۔آپؑ اس کے محل کے نزدیک ایک الگ مکان میں رہا کرتے تھے۔اس نے کوشش کی کہ امام علیہ السلام ایک رات دربار میں بسر کریں لیکن وہ کامیاب نہ ہوا۔آخر کار دوسو کنیزوں کو آراستہ کرکے ہاتھوں میں جواہرات کے تھال دے کر امام علیہ السلام کے سامنے بھیجا گیا۔لیکن امام علیہ السلام نے کسی کی طرف توجہ نہ کی۔مامون پریشان تھا کہ اس کا درباری گویّا مخارق بول اٹھا،سرکار آپ پریشان نہ ہوں۔یہ خدمت میں انجام دوں گا۔چنانچہ وہ اٹھا اور امام علیہ السلام کے پاس آیا۔اپنے موسیقی اور گانے بجانے کے آلات اٹھا کر گانا شروع کردیا کہ امام علیہ السلام نے سر اٹھا کر فرمایا:''اے بے ڈول داڑھی والے،کچھ اللہ کا خوف کرو۔'' یہ سنتے ہی مخارق کے ہاتھ سے وہ آلات زمین پر گر پڑے اور وہ اس کے بعد پھر کبھی نہ گا سکا اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہوگئی۔

امام کا زھد:

حسین مِکاری کہتے ہیں جس زمانے میں امام محمد تقی علیہ السلام بغداد میں تھے،مجھے بھی ایک کام سے وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔بغداد پہنچ کر میں نے امام کی خدمت میں حاضری دی،ان کے سامنے بیٹھے بیٹھے میرے ذہن میں یہ

خیال گذرا کہ آج کل امام علیہ السلام جس راحت وآرام میں ہیں اور جو غذائیں انہیں میسر ہیں بھلا اسے چھوڑ کر اب وہ مدینہ کہاں جائیں گے۔ابھی مجھے یہ خیال آیا ہی تھا کہ امام علیہ السلام نے اپنا سر نیچے جھکا لیا۔چند لمحوں بعد آپؑ نے اپنا سر بلند کیا تو میں نے دیکھا کہ آپؑ کا چہرہ زرد ہو چکا تھا۔آپؑ نے مجھ سے فرمایا:اے حسین،مجھے مدینہ کی وہ روٹیاں ان لذت بھری غذاؤں سے زیادہ پسند ہیں جنھیں جَو سے پکایا جاتا ہے اور نمک سے کھایا جاتا ہے۔

مدینہ روانگی:

شادی کے کچھ عرصے بعد تک آپؑ بغداد میں قیام پذیر رہے۔ام الفضل اور آپ میں ذرا بھی نہ بنتی تھی۔وہ دنیا کی دل دادہ تھی جب کہ امام علیہ السلام عقل ومعرفت اور معنویت کے علمبردار۔وہ ہر روز مختلف بہانوں سے آپؑ کو اذیت پہنچاتی رہتی لیکن امام علیہ السلام اُسے ہر طرح کا سکون فراہم کرتے رہتے تھے۔بنی عباس کی عورتیں بھی آپؑ کے خلاف اس کے کان بھرتی رہتی تھیں۔ان حالات میں امام علیہ السلام نے مدینہ جانے میں بہتری جانی۔اور خلیفہ مامون سے اس بات کا تذکرہ کیا۔اس نے بھی آپؑ کے جانے پر رضامندی کا اظہار کیا اور آپؑ اپنی زوجہ ام الفضل کو لے کر مدینہ کی جانب روانہ ہوگئے۔

بے موسم کے پھل:

امام علیہ السلام اپنی زوجہ کے ہمراہ بغداد سے روانہ ہوکر کوفہ کے راستے مدینہ منورہ تشریف لے جا رہے تھے،کہ غروبِ آفتاب کے وقت آپؑ نے دارِ مسیّب میں قیام فرمایا۔اور نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔مسجد کے صحن میں سوکھا ہوا بیری کا درخت تھا جس پر کبھی پھل نہیں آتے تھے۔امامؑ نے وضو کے لئے پانی طلب کیا اور اسی درخت کے نیچے وضو کیا۔پھر نماز جماعت ادا کی اور نماز نوافل اور تعقیبات سے فارغ ہوکر مسجد سے باہر نکلے۔جب لوگ اس درخت کے پاس پہنچے تو دیکھا وہ سوکھا درخت بیروں سے لدا ہوا تھا۔سب کے سب حیران رہ گئے سب نے پھل توڑ کے کھائے وہ انتہائی لذیز تھے اور ان میں گٹھلی بھی نہ تھی۔امام محمد تقی علیہ السلام کی شہادت کے کئی سالوں بعد دنیا میں آنے والے ہمارے جیّد عالم شیخ مفید نے بھی اس درخت کو دیکھا اور اس کے پھل کھائے تھے۔

مدینے کے حالات:

امام محمد تقی علیہ السلام کے مدینے پہنچنے سے حرمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ پھر سے آباد ہوگیا تھا۔مسجد النبی دوبارہ سے علم وادب کا گہوارہ بن گئی تھی اور علم ومعرفت کے پیاسے امام محمد تقی علیہ السلام کے ہاتھوں الٰہی علوم سے اپنی تشنگی بجھانے میں مصروف تھے۔اللہ کی مصلحت یہ تھی کہ آپؑ کی زوجہ ام الفضل سے کوئی اولاد نہ ہوسکی۔آپؑ کی اولاد کا سلسلہ آپؑ

کی زوجہ سمانہ کے ذریعے آگے بڑھا۔اولاد کے نہ ہونے اور مدینہ میں امام علیہ السلام کی سادہ زندگی کے سبب ام الفضل کا رویہ مزید بگڑتا جارہا تھا۔وہ اپنے باپ کو خط پر خط لکھتی جارہی تھی لیکن مامون امام محمد تقیؑ کے خلاف اس کی شکایت سننے پر آمادہ نہ تھا۔اسی لئے آپؑ کا وہ زمانہ نسبتاً سکون سے گذر گیا۔اور آپؑ شاگردوں کی تربیت اور یتیموں اور بیواؤں کی کفالت میں مصروف رہے۔

معتصم کی تخت نشینی:

امام محمد تقی علیہ السلام کے مدینہ تشریف لانے کے بعد جب تک مامون زندہ رہا اس نے بظاہر آپؑ کو کسی مشکل میں نہ ڈالا۔۲۱۸ھ ہجری میں اس کی موت واقع ہوگئی۔اور اس کا بھائی معتصم تخت نشین ہوا۔مامون کی زندگی میں تو ام الفضل کی مراد بر نہ آئی تھی کیونکہ مامون اس کے شکایتی خطوط پر بجائے اظہارِ ہمدردی کے الٹا اس کو ڈانٹتا تھا۔چچا کے تخت نشین ہونے پر ام الفضل نے دوبارہ شکایتوں کا سلسلہ شروع کردیا۔آخر کار اس کے خطوط نے معتصم کے سیاہ دل پر اثر ڈالا اور اس نے مدینہ کے حاکم عبدالملک زیات کو خط لکھا کہ محمد تقی علیہ السلام کو جلد از جلد بغداد روانہ کردو۔

حاکمِ مدینہ خود بھی امام علیہ السلام کے مخالفوں میں سے تھا۔اسے یہ غم کھائے جارہا تھا کہ مدینہ کے لوگ اس سے زیادہ امام محمد تقی علیہ السلام کا احترام کیوں کرتے ہیں۔معتصم کا حکم نامہ پاکر اس نے فوراً امام محمد تقی علیہ السلام پر مدینہ چھوڑنے کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کردیا۔آخر امام علیہ السلام مجبور ہوکر اپنی دوسری زوجہ سمانہ اور ان کی اولاد کو مدینہ چھوڑ کر ام الفضل کے ہمراہ بغداد کی جانب روانہ ہوگئے۔بغداد پہنچنے پر معتصم نے سرکاری داماد ہونے کی حیثیت سے امام علیہ السلام کا استقبال کیا اور عزت واحترام سے پیش آیا۔ابھی آپؑ کو وہاں رہتے ہوئے ایک سال بھی نہ گذرا تھا کہ معتصم آپؑ کی جان کا دشمن بن گیا اور اس نے آپؑ کو شہید کرنے کی ٹھان لی۔

چور کی سزا:

ایک روز معتصم کے دربار میں ایک چور لایا گیا۔معتصم نے درباری مفتی احمد بن ابی داؤد سے اس کی سزا پوچھی! تو وہ بولا اسلام کے مطابق چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔اس کا ہاتھ ہتھیلی سے کاٹ دیا جائے کیونکہ قرآن میں ''ید'' کے معنی انگلیاں اور ہتھیلی کے ہیں۔اکثر لوگوں نے اس کی بات مان لی۔لیکن کچھ لوگوں نے اس کی بات سے اتفاق نہ کیا اور کہنے لگے،قرآن میں وضو کے بارے میں جو آیت آئی ہے اس میں لفظ ''ید'' سے مراد کہنی تک ہے لہٰذا ہاتھ کہنی سے کاٹا جائے۔جب یہ اختلاف بڑھا تو خلیفہ امام محمد تقیؑ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی آپؑ کا کیا

حکم ہے۔امام علیہ السلام نے فرمایا لوگ کہہ چکے تم نے بھی سن لیا اب مجھ سے کیوں پوچھتے ہو؟ لیکن وہ نہ مانا اور آپؑ سے اصرار کرتا رہا۔آخر امام علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں نے فیصلے میں غلطی کی ہے۔چور کے ہاتھ کی سزا صرف انگلیوں تک ہے کیونکہ سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے اور ہتھیلی ان اعضاء میں سے ہے۔اب اگر ہتھیلی سے ہاتھ کاٹ دیا جائے تو ایک عضو سجدہ کم ہوجائے گا،جب کہ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے۔''ان المساجد للہ'' مقاماتِ سجدہ اللہ کے لئے ہیں۔اور جو چیز اللہ کی ہو اسے کاٹا نہیں جاسکتا۔یہ جواب معتصم کو بہت پسند آیا اور اس نے حکمِ امام علیہ السلام کے مطابق ہتھیلی کے اوپر انگلیوں کی جڑوں سے چور کا ہاتھ کٹوا دیا۔

قاضی کی شکایت:

اس واقعے کے بعد قاضی بغداد احمد ابنِ ابی داؤد شرمندگی کے باعث کئی دن تک اپنے گھر سے باہر نہ نکلا۔چند روز بعد موقع پاکر وہ تنہائی میں معتصم سے ملا۔اور اس سے کہنے لگا کہ اس روز ہم درباری علماء کو انتہائی ندامت کا سامنا ہوا۔آپ نے جو مسئلہ ہم سے پوچھا تھا ہم نے اپنے علم کے مطابق اس کا جواب دے دیا تھا۔آپ اسی کو مان لیتے ،لیکن آپ نے اس کے بعد محمد تقی علیہ السلام سے دریافت کیا جنھیں صرف چند اہلِ علم اپنا امام وپیشوا مانتے ہیں۔اور پھر تعجب یہ ہے کہ خلیفہ نے ہم سب علماء کے فتویٰ کو چھوڑ کر انہی کے فتویٰ پر عمل کیا۔اس سے دو بڑی خرابیاں پیدا ہوگئیں ہیں۔ایک تو آپ کے درباری علماء کا وقار لوگوں کی نظر میں گر گیا۔دوسرے،شیعہ فرقے کی حقانیت اور صداقت ظاہر ہوگئی۔اگر یہی حالات رہے تو زمامِ حکومت ہاتھ سے نکل جائے گی۔

ابنِ داؤد کے ان جملوں کا معتصم پر گہرا اثر پڑا۔اسے اپنی حماقت پر سخت شرمندگی اور ندامت کا احساس ہونے لگا۔اسی وقت سے امام محمد تقیؑ سے اس کی دشمنی میں اضافہ ہوگیا۔

شہادت:

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی شہادت کے بارے میں مختلف روایتیں بیان ہوئی ہیں،جن میں سے بعض کے مطابق آپؑ کو زہر دینے کا کام آپؑ کی زوجہ ام الفضل کا کارنامہ بیان کیا گیا ہے،جب کہ بعض روایتوں کے مطابق معتصم کے خاص غلام اشناس کے ہاتھوں آپؑ کی شہادت واقع ہوئی۔

بہرحال شہید کرنے والا کوئی بھی ہو یہ بات یقینی ہے کہ آپؑ کی شہادت زہر کے اثر سے واقع ہوئی۔اور آپؑ نے ۲۹ ذی قعد ۲۲۰ھ ہجری کو بغداد میں شہادت پائی۔شہادت کے وقت آپؑ کا سنِ مبارک تقریباً ۲۵ برس کا تھا۔اور معصومین رضی اللہ عنہ میں جنابِ سیدہ رضی اللہ عنہم کے بعد سب سے کم عمر پانے والے معصوم آپ ہی ہیں۔آپؑ کو آپؑ کے

کمسن فرزند امام علی نقی علیہ السلام نے غسل وکفن دیا اور آپؑ کے جد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پہلو میں (کاظمین) دفن کیا۔

آپؑ کی شہادت کے وقت آپؑ کی کل چار اولادیں تھیں جن میں ۲ لڑکے اور ۲ لڑکیاں تھیں۔

آپؑ کے بیٹوں کے نام یہ ہیں: ۱۔ حضرت امام علی نقیؑ (دسویں امام) ۲۔ حضرت موسی مبرقع

آپؑ کی بیٹیوں کے نام یہ ہیں: ۱۔ فاطمہ ۲۔ امامہ

☆☆☆☆☆☆☆